سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

منگل،9-جون2020

(یوم الثلاثہ،17-شوال المکرم1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 3

173

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ9-جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودہ قانون)

The Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020.

MS KHADIJA UMER:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020.
MS KHADIJA UMER:	to introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020.
MS KHADIJA UMER:	to move that the requirements of rule 93, rule 94, rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020.
MS KHADIJA UMER:	to move that the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020, be taken into consideration at once.
MS KHADIJA UMER:	to move that the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020, be passed.

174

حصہ دوئم

(مفادِ عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 12-مئی 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد وضوابط مرتب کئے جائیں۔

2- چودھری افتخار حسین چھچھر: اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-185 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ حلقہ کی عوام کو پینے کا صاف پانی میسر ہو سکے اور وہ موذی امراض سے محفوظ رہ سکیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1- محترمہ شاہینہ کریم: یہ ایوان ماؤں کے عالمی دن کے موقع پر دُنیا کی اور پاکستان کی ہر ماں کو سلام پیش کرتا ہے۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم وتربیت میں جہاں والد کا کردار بہت اہم ہے وہاں والدہ کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اچھی مائیں اچھی قوم فراہم کرتی ہیں۔

یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ماں یعنی عورت کی جسمانی و ذہنی صحت، خوراک، تعلیم وتربیت، حمل کے دوران سہولتیں، محفوظ زچگی کی سہولت، محفوظ تولیدی صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کا مؤثر انتظام کرے۔

175

2-	محترمہ مومنہ وحید:	پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے کے وفاقی حکومت کے فیصلہ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ دیامیر بھاشا ڈیم تعمیر سے چار ہزار پانچ سو میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی جبکہ 12 لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔ اس ڈیم کی تعمیر سے تربیلا ڈیم کی زندگی 35 سال بڑھ جائے گی اور سولہ ہزار سے زائد افراد کو روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔ یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر کے فیصلہ کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور اس ڈیم کی تعمیر کو وقت کی ضرورت قرار دیتا ہے۔
3-	خواجہ سلمان رفیق: خواجہ عمران نذیر: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:	اس ایوان کی رائے ہے کہ ہسپتالوں اور قرنطینہ سنٹرز میں موجود صفائی ستھرائی کرنے والا عملہ کورونا وائرس کے خلاف لڑنے والا ہراول دستہ ہے۔ یہ عملہ بغیر کسی حفاظتی سازوسامان کے اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہے۔ یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس عملہ کو تمام حفاظتی ضروری سازوسامان فراہم کیا جائے۔
4-	محترمہ کنول پرویز چودھری:	اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب میں لاک ڈاؤن اور کورونا وبا کے باعث سکولوں کے بند ہونے کی وجہ سے بچوں کی تعلیم بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ سکولوں کے بچوں میں کتابوں کی ترسیل مسلسل التواء کا شکار ہے اور بغیر کتابوں کے تعلیم گھر پروگرام کا کامیاب ہونا ناممکن ہے۔ پنجاب کے وہ اضلاع جو کنٹرول لائن کے قریب ہیں اور LOC کے ساتھ دیہاتی علاقے جہاں موبائل اور کیبل نیٹ ورک نہیں وہ بچے ٹیلی تعلیم سے محروم ہیں۔ سکولوں کے مسلسل بند رہنے، کتابوں کی عدم دستیابی اور ٹیلی تعلیم کے ذرائع کا نہ ہونا کہیں سکولوں میں بہت بڑے ڈراپ آؤٹ کا باعث نہ بن جائے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ گھروں میں بیٹھے تمام بچوں کو فوری کتابوں کی فراہمی یقینی بنائی جائے اور اساتذہ کے ذریعے بچوں کی تعلیمی راہنمائی کا مناسب انتظام کیا جائے۔

176

5۔ جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-104 میں راجباہ کلیانوالہ بورالہ ڈویژن فیصل آباد پر واقع بارہ دیہات چک نمبر 547 گ ب، چک نمبر 549 گ ب، چک نمبر 552 گ ب، چک نمبر 553 گ ب، چک نمبر 554 گ ب، چک نمبر 555 گ ب، چک نمبر 556 گ ب، چک نمبر 501 گ ب، چک نمبر 557 گ ب اور 558 گ ب کے چکوک عرصہ دو سال سے نہری پانی سے محروم ہیں اور غریب زمینداروں کو اپنی فصلوں کی کاشت میں بڑی مشکلات ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ان علاقوں میں نہری پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

177

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

منگل، 9-جون 2020

(یوم الثلاثہ، 17-شوال المکرم 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 36 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِo

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ
أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾
أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾
لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا
لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ
الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ
الْمُنْزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾

سورۃ الواقعۃ آیات 60 تا 70

ہم نے تم میں مرنا ٹھہرا دیا ہے اور ہم اس (بات) سے عاجز نہیں (60) کہ تمہاری طرح کے اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسے جہان میں جس کو تم نہیں جانتے پیدا کر دیں (61) اور تم نے پہلی پیدائش تو جان ہی لی ہے پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟ (62) بھلا دیکھو تو جو کچھ تم بوتے ہو (63) تو کیا تم اُسے اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں (64) اگر ہم چاہیں تو اسے چُورا چُورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ (65) (کہ ہائے) ہم تو مفت تاوان میں پھنس گئے (66) بلکہ ہم ہیں ہی بے نصیب (67) بھلا دیکھو تو کہ جو پانی تم پیتے ہو (68) کیا تم نے اس کو بادل سے نازل کیا ہے یا ہم نازل کرتے ہیں؟ (69) اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ (70)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مر کے اپنی ہی اداؤں پہ اَمر ہو جاؤں
اُن کی دہلیز کے قابل میں اگر ہو جاؤں
اُن کی راہوں پہ مجھے اتنا چلانا یا رَب
کہ سفر کرتے ہوئے گرد سفر ہو جاؤں
زندگی نے تو سمندر میں مجھے پھینک دیا
اپنی مُٹھی میں وہ لے لیں تو گوہر ہو جاؤں
ضرب دوں خود کو جو اُن سے تو لگوں لاتعداد
وہ جو مجھ میں سے نکل جائیں تو صفر ہو جاؤں
آرزو اب تو مظفر جو کوئی ہے تو یہ ہے
جتنا باقی ہوں مدینے میں بسر ہو جاؤں

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی چودھری بلال اصغر کی والدہ، معزز وزیر راجہ راشد حفیظ کی والدہ اور معزز ممبر اسمبلی جناب محمد افضل گِل کی والدہ کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے دُعائے مغفرت کروانی ہے۔ ہمارے ایک معزز ممبر اسمبلی چودھری بلال اصغر کی والدہ محترمہ کی وفات ہوئی ہے لہٰذا ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! راجہ راشد حفیظ جو کہ ہمارے وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم ہیں ان کی والدہ صاحبہ کا بھی انتقال ہوا ہے لہٰذا ان کے لئے بھی دُعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے راجہ راشد حفیظ کی والدہ صاحبہ کے لئے بھی دُعائے مغفرت کی جائے۔ معزز ممبر اسمبلی جناب محمد افضل گل کی والدہ صاحبہ وفات پا گئی ہیں تو ان کے لئے بھی دُعائے مغفرت کی جائے۔ سب کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون سپیشل کمیٹی نمبر6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کریں۔

قرارداد نمبر 33 اور تحاریک التوائے کار بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحاریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 859 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے:

"قرارداد نمبر 33 اور تحاریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 859 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قرارداد نمبر 33 اور تحاریک التوائے کار نمبر 769، 851، 854 اور 859 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1434 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں فلور ملز و دیگر تفصیلات

*1434: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویژن میں کتنی فلور ملز کتنی باڈیز اور یہ کب سے محکمہ خوراک کی لائسنس ہولڈر ہیں تفصیل سے آگاہ کریں ان میں سے کتنی بند اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ب) محکمہ خوراک ساہیوال کن SOP کے تحت فلور ملز کو گندم کس ریٹ پر فروخت کرتا ہے؟

(ج) سال 18-2017 میں کن کن فلور ملز کو گندم کتنی اور کس شرح پر فروخت کی گئی نیز کتنی فلور ملز سے سیمپل لے کر نمونہ جات لیبارٹری بھجوائے گئے، نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے کون بااختیار ہوتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) حکومت عوام الناس کو بہترین، معیاری اور غذائی مرکبات سے بھرپور آٹا فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد)

(الف) متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) محکمہ خوراک ساہیوال موصولہ SOP بجانب گورنمنٹ آف پنجاب فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے تحت (کوٹا+ شرح فروخت) فلور ملز کو گندم فروخت کرتا ہے جو کہ ہر بار مختلف ہو سکتی ہے۔

(ج) متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے ضلعی افسر خوراک بااختیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اتھارٹی نمونہ حاصل کرنے کا اختیار واپسی دوسرے افسر کو بھی تفویض کر سکتی ہے۔

(د) حکومت عوام الناس کو بہترین معیاری اور غذائی مرکبات سے بھرپور آٹا فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے ہر ممکنہ کوشش کی جارہی ہے نوٹیفائیڈ آٹا کی اوپن مارکیٹ میں فراہمی اس کا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ محکمہ خوراک کن SOP's کے تحت کس ریٹ پر فلور ملز کو گندم فروخت کرتا ہے۔

جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ خوراک ساہیوال موصولہ SOP's بجانب گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ خوراک کے تحت کوٹا + شرح فروخت فلور ملز کو گندم فروخت کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ساہیوال میں فی باڈی کتنی گندم جاری ہوتی ہے اور لاہور ڈویژن میں کتنی گندم جاری ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: وزیر خوراک نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! وزیر صاحب اسلام آباد میں ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو کل اسلام آباد میں تھے آج انہیں آنا چاہئے تھا اور اجلاس بھی اتنے دن سے چل رہا ہے۔ وزراء کو اجلاس میں آنا چاہئے۔ ٹھیک ہے آپ جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! پچھلے سیزن میں فلور ملز کو 1375/- روپے کے حساب سے گندم دی گئی۔ فلور ملز کی جتنی باڈیز ہوتی ہیں فی باڈی کے حساب سے 20 سے 25 بوری گندم جاری کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں لاہور کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا تھا تو اگر وہ کہتے ہیں تو ہم اُس کا جواب بھی دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساہیوال اور لاہور میں فی باڈی گندم کا کتنا فرق ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! فلور ملز کو گندم کا جو کوٹا دیا جاتا ہے یہ مختلف حالات میں بدلتا رہتا ہے۔ مارکیٹ کی ڈیمانڈ، فلور ملز کتنی پسائی کر رہی ہے یا کوئی فلور ملز کس حد تک چل رہی ہے اُس کے میٹر اور یونٹس دیکھے جاتے ہیں جن سے ملز کی پروڈکشن کا پتا چلتا ہے اُسی حساب سے اُس کو کوٹا دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کوٹا دینے کی پالیسی کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! 20 سے 25 بوری گندم فی باڈی دی جاتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس طرح پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں تو ایک layman کا knowledge بھی کافی بہتر ہوتا ہے۔ یہ فلور ملز کی ڈیمانڈ پر نہیں ہوتا بلکہ حکومت criterion set کرتی ہے اور اس کی پالیسی محکمہ خوراک بناتا ہے اور اس کے بعد فلور ملز کو گندم جاری ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوال اس لئے کیا تھا کہ اس سال لاہور میں 55 بوری گندم فی باڈی اجراء ہوا ہے اور ساہیوال میں اس سال 30 سے 35 بوری گندم فی باڈی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اتنی discrimination کیوں ہے؟ جبکہ ہم سارے پنجاب کو ایک نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمارے ساہیوال کا کیا قصور ہے کہ یہ ہمیں اس طرح نظر انداز کر رہے ہیں اور یہ پورے پنجاب کی فلور ملز کو گندم سپلائی کرنے کا کوٹا کب تک برابر کر دیں گے کیونکہ اس سال آٹے کی جو shortage ہوئی ہے اُس کی وجہ ہی صرف یہ ہے کہ گندم سپلائی کرنے میں discrimination ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! ضرورت کے مطابق ہر دفعہ گندم کی سپلائی میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ اگلی دفعہ حکومت نئی پالیسی بنائے گی تو اُس میں اس چیز پر غور کر لیا جائے گا کہ لاہور اور ساہیوال کا اتنا فرق کیوں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! گندم کے کوٹے کے حوالے سے آپ کا علم میرے سے بھی زیادہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ یہ discrimination ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ عوامی فائدے کے لئے اس پر ایک ڈائریکشن فرما دیں کہ اگلی دفعہ اس سوال کا جب جواب آئے تو محکمہ خوراک اس discrimination کو دُور کر کے لائے اور یکساں پالیسی بنائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سوال میں اگر کوئی tips دینی ہوں تو مجھے بھی دے دیں۔

جناب سپیکر: پہلے آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1435 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

***1435: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے کتنے گودام ہیں ان میں کتنے ناکارہ اور کتنے درست حال میں ہیں Bins;silos and godowns کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان گوداموں میں اس وقت کتنی گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے کتنی گندم سٹاک میں موجود ہے کتنی گندم اوپن پڑی ہے اس سے کتنا سٹاک گودام خراب /damage ہوا تفصیل سال 18-2017 کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ساہیوال ڈویژن میں گندم کی فصل کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید گودام silos وغیرہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد)

(الف) ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے 208 گودام ہیں اور تمام گودام درست حالت میں ہیں۔ ساہیوال ڈویژن میں silos نہ ہیں اس کے علاوہ ساہیوال ڈویژن میں 680 bins موجود ہیں جو عرصہ دراز سے ناکارہ ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا کے گوداموں میں ذخیرہ گندم کی گنجائش 218300 میٹرک ٹن ہے اور اس وقت سکیم 19-2018 کو سٹاک گندم 78907.00 میٹرک ٹن موجود ہے مزید 139393 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کی گنجائش ہے۔ سکیم 18-2017 کا سٹاک گندم موجود نہ ہے اور 19-2018 میں اوپن سٹاک گندم 70819.00 میٹرک ٹن ذخیرہ ہے۔ کوئی سٹاک گندم خراب damage نہ ہوئی ہے۔

(ج) ساہیوال ڈویژن میں ہر سال تقریباً 4,00,000 میٹرک ٹن میں گندم کی خرید ہوتی ہے۔ یہ silos بننے یا نہ بننے سے منسلک نہ ہے تاہم گورنمنٹ مستقبل کی جدید ٹیکنالوجی کو مد نظر رکھتے ہوئے silos بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ:

"ساہیوال ڈویژن میں محکمہ خوراک کے 208 گودام ہیں اور تمام گودام درست حالت میں ہیں۔ ساہیوال ڈویژن میں silos نہ ہیں۔ اس کے علاوہ ساہیوال ڈویژن میں 680 bins موجود ہیں جو عرصہ دراز سے ناکارہ ہیں۔"

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 680 bins کب سے ناکارہ ہیں، ان میں گندم ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش تھی، ان کو مرمت کیوں نہیں کروایا جا رہا، ان کو تیار کروانے میں کتنی لاگت آئے گی اور ان میں کتنی storage ہوگی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! 680 bins عرصہ دراز سے بند ہیں جن سے گندم بچانا اور ان کو دوائی لگانا بہت مشکل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! وہ یہ نہیں پوچھ رہے بلکہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ bins کام ہی نہیں کر رہے تھے اس لئے دوائی لگانے والی بات ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! وہ اسی لئے بند ہیں۔

جناب سپیکر: اس کی کوئی capacity تو ہوگی ناں۔ وہ capacity کا پوچھ رہے ہیں اور دوسرا یہ بھی پوچھ رہے ہیں کہ اگر وہ بند ہیں تو کب سے بند ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! وہ عرصہ دراز سے بند ہیں۔

جناب سپیکر: اگر عرصہ دراز سے بند ہیں تو ان کو ٹھیک کیوں نہیں کیا گیا؟ گندم باہر پڑی رہتی ہے جو بارشوں سے خراب ہو جاتی ہے۔ جو آپ کی already capacity ہے تو اس کے مطابق گودام اور bins کی repair ہونی چاہئے تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! ان میں conveyors نہیں ہیں اس لئے سیڑھیوں کے ذریعے لیبر کام کرتی ہے۔

جناب سپیکر: اگر conveyors نہیں ہیں تو ہونے چاہئیں تھے۔ وہاں یہ conveyors کیوں نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! یہ شروع سے ہی نہیں ہیں اور لیبر کے ذریعے گندم اوپر پہنچاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا دیکھ کر بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! اس میں capacity فی bin 300 بوری ہے لیکن بہت مشکل سے استعمال کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس کے لئے لیبر ہی نہیں ملتی۔

جناب سپیکر: وہ یہ نہیں پوچھ رہے کہ یہ کام کرنا مشکل ہے یا آسان ہے۔ انہوں نے capacity کا پوچھا ہے جس کا جواب آپ نے بتا دیا ہے۔

دوسرا انہوں نے پوچھا ہے کہ کیا ان bins کو ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! مرمت کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ گندم پہنچانا بڑا مشکل ہے اور لیبر بھی میسر نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: پھر یہ بنائے ہی کیوں تھے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا۔ سانوں تے ایہہ بنے بنائے ای لبھے نیں۔

جناب سپیکر: تسیں وی فیر ماسٹر ای او۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس طراں اینہاں نے کہیا کہ سانوں لبھے نیں تے اینہاں نوں ہر شے کھڑکی کھڑکائی ای لبھدی اے جیہدے متعلق شاہ صاحب نیں پہلاں دسیا سی۔

جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ آپ نے سوال کے بارے میں بالکل صحیح پوچھا ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری اس کے متعلق کوئی علم ہی نہیں رکھتے۔ اگر کوئی سیڑھی ہے یا conveyor ہے تو اس کو ڈیپارٹمنٹ نے ہی لگانا ہے اور یہ اس کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! اگر انہوں نے visit نہ کیا ہو تو وہ پورے پنجاب میں جہاں جہاں bins ہیں وہ دیکھ سکتے ہیں کیونکہ یہ صرف ساہیوال میں نہیں بلکہ پورے پنجاب کے godowns میں موجود ہیں۔ ایکڑوں زمین پر یہ occupied ہیں جبکہ وہ بالکل ناکارہ ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف ساہیوال کی نہیں بلکہ پورے پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔ اگر یہ ان کو مرمت نہیں کروانا چاہتے تو بتائیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں بتایا کہ silos بنانا چاہتے ہیں لہٰذا مجھے یہ بتا دیں کہ یہ silos کب تک بنانا چاہتے ہیں اور دوسرا یہ bins کیوں استعمال نہیں کرنا چاہتے جو گورنمنٹ کا اثاثہ ہیں؟ یہ جواب نہیں بنتا کہ عرصہ دراز لکھ کر فارغ کر دیا جائے کیونکہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس feasibility موجود ہے۔

جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ نے آخری بار جب سٹوریج کی تھی اُس کا ریکارڈ موجود ہوگا لہٰذا یہ بتائیں کہ کتنے عرصہ سے یہ bins خراب ہیں، ان پر کتنی لاگت آتی ہے اور کب تک مرمت کروا کر یا conveyor لگا کر ان کو چالو کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! 1980 سے 1990 کی دہائی سے یہ bins بند ہیں۔ جہاں تک جناب محمد ارشد ملک فرما رہے ہیں کہ اگر یہ چالو نہیں کرنے تو پھر جگہ خالی کیوں نہیں کی گئی جس کا جواب یہ ہے کہ اتنی جلدی جگہ خالی کریں گے اور نہ ہی آپ کو وہاں جگہ مل سکتی ہے۔ جہاں تک مرمت کروانے کا تعلق ہے تو ابھی تک محکمہ ان کو مرمت کرنے

کے قابل نہیں ہے اس لئے جب محکمے کو فنڈز مہیا ہوں گے تب انشاء اللہ مرمت کرنے کے بارے میں سوچیں گے۔

جناب سپیکر: یہ فنڈز کب مہیا ہوں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! پہلے جیہڑے فنڈز ملے سن اوہ وی واپس لینڈے پئے نیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ خود دیکھ لیں کہ پارلیمانی سیکرٹری کا کتنا non serious attitude ہے۔ مجھے اپنے لئے کسی جگہ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھ پر اللہ کا کرم ہے۔ جتنے ایکڑ جگہ ان کو یا ان کے ڈیپارٹمنٹ کو چاہئے وہ میں مہیا کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ ان کی باتوں پر غور کریں جیسے یہ 1980 سے 1990 کا فرما رہے ہیں لہٰذا میں on the floor of the House چیلنج کرتا ہوں کہ سال 2000 میں بھی ان bins میں گندم ڈالی گئی اور 2002 میں بھی ان bins کو استعمال کیا گیا تھا۔ یہ ہاؤس کے floor پر جھوٹ نہ بولیں بلکہ یہ بتائیں کہ یہ ان کی مرمت کیوں نہیں کر رہے حالانکہ ڈیپارٹمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے؟ جس طرح آپ نے پہلے مہربانی کی ہے اس لئے آپ اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ ساہیوال ڈویژن میں تقریباً 4 لاکھ میٹرک ٹن گندم کی خرید ہوتی ہے۔ اگر اتنی گندم وہاں سے لیتے ہیں تو گورنمنٹ کو وہاں پر latest ٹیکنالوجی سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک نے پوچھا ہے کہ گورنمنٹ silos بنانے کا ارادہ کیوں نہیں رکھتی کیونکہ اس طرح گندم خراب اور ضائع ہو جاتی ہے۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے silos نہ بنانے اور ان کو مرمت نہ کرنے کا وتیرا بنایا ہوا ہے کیونکہ silos سے گندم خراب نہیں ہو سکتی۔

اکثر وہ یہی کہتے ہیں کہ اتنے فیصد گندم چڑیاں کھا گئی ہیں اور اتنے فیصد خراب ہو گئی ہے۔ یہ silos بنانے سے وہ percentage نہیں بنتی کیونکہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی اس میں saving ہوتی ہے۔ یہ silos بنانے کی پالیسی میں نے ہی شروع کی تھی اور ہم نے اپنے دَور میں کافی بنائے

تھے لیکن اس کے بعد یہ پالیسی بند ہو گئی۔ پارلیمانی سیکرٹری! وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں کہ اچھا کام کرنے کا بھی آپ کا کوئی ارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! اچھا کام کرنے کا ارادہ ہر وقت ہوتا ہے۔ جناب محمد ارشد ملک میرے بھائی ہیں اور میں نے ساہیوال سے گزرنا بھی ہوتا ہے اس لئے ان سے ڈر بھی لگتا ہے کیونکہ یہ کسی کو layman کہہ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کا کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! یہ اپنے الفاظ پر غور نہیں کرتے اور دوسروں کو کہہ دیتے ہیں کہ یہ غیر سنجیدہ لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک کا اپنا ذاتی کام نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! انہوں نے آج تک اپنے الفاظ پر غور نہیں کیا کیونکہ یہ کسی کو layman کہہ دیتے ہیں تو کبھی کہتے ہیں کہ ان کو کھڑکے کھڑکائے ملے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ ایسے ہی کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا تشریف رکھیں اور اگلا سوال سن لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے ان کو layman نہیں کہا۔ میں اپنی بات repeat کرتا ہوں کہ میں نے کہا تھا کہ یہ layman کے علم میں بھی ہے۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری اپنے اوپر لاتے ہیں تو میری ریکارڈنگ نکلوا لیں۔ میں نے کہا تھا کہ layman بھی جانتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ میں یہ سارا کچھ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔ ان کو سمجھ نہیں لگی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ میرے لئے بڑے قابل محترم ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر اس سوال کو pending فرما لیں اور دوسرے سوال کے ساتھ ہی اس کا بھی جواب لے لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ایک منٹ ذرا اگلا سوال پڑھ لیں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں۔ میرا اگلا سوال نہیں ہے بلکہ وہ کوئی اور ہے۔ میرا یہی سوال ہے آپ اس سوال کو pending فرمادیں اور ڈیپارٹمنٹ کو direction دے دیں کہ اس کے متعلق بتایا جائے کہ اس پر کتنی لاگت آتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں کیونکہ انہوں نے بنانے نہیں ہیں تو پھر لاگت پوچھنے کا کیا فائدہ؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! تو پھر silos کے بارے میں ہمیں کوئی specific time دیں۔

جناب سپیکر: وہ تو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے ہی نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست فرمایا آپ نے جو بات کی کہ چار لاکھ ٹن گندم خریدتے ہیں اور ان کے پاس ذخیرہ کرنے کی جو گنجائش یعنی storage کے لئے دو لاکھ میٹرک ٹن کی ہے جبکہ دو لاکھ میٹرک ٹن گندم open ہی رہتی ہے جو damage ہوتی ہے اور خراب ہو جاتی ہے۔ اس حوالے سے جو آپ نے silos والی پالیسی بنائی تھی وہ بہت اچھی ہے جس پر میں آپ کو on the floor of the House appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کو مہربانی فرما کر pending کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کے کہنے پر اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ اگلا سوال پڑھ دیں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگلا سوال گوجرانوالہ چلا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 1931 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں چکن برگر، شوارما وغیرہ
میں مردہ مرغیوں کے گوشت کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*1931: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں چکن برگر، شوارما اور چکن دابو کے نام پر شہریوں کو بیمار اور مردہ مرغیوں کا گوشت کھلایا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں ہوٹلوں، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے شہریوں کو ناقص اور غیر معیاری چکن گوشت سپلائی کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بیمار، لاغر اور مردہ مرغیوں کا گوشت کھانے سے شہری مختلف اقسام کی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(د) اگر جُزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت شہریوں کو تازہ، معیاری اور صحت مند مرغیوں کے گوشت کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد)

(الف،ب،ج) یہ درست نہ ہے، پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں مرغیوں کا ناقص و غیر معیاری گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے تاکہ عام شہریوں تک مرغیوں کے تازہ، صحت مند اور معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے گوشت کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے مخصوص میٹ سیفٹی ٹیمیں تشکیل دے رکھی ہیں جو کہ صوبہ بھر کے تمام شہروں میں موجود گوشت کے احاطوں، چکن مارکیٹس اور سلاٹر ہاؤسز کا باقاعدگی سے معائنہ کرتی ہیں تاکہ عام شہریوں تک تازہ، صحت مند و معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ومیٹ سیفٹی ٹیموں نے سال 19-2018 میں صوبہ بھر میں عام شہریوں تک مرغیوں کے تازہ، صحت مند اور معیاری گوشت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 54,567 چکن شاپس کا معائنہ کیا۔ دوران معائنہ 40,390 چکن شاپس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے اور مرغیوں کا ناقص و غیر معیاری گوشت فروخت کرنے کی بناء پر 242 چکن شاپس کو سربمہر کیا گیا، 3,775 چکن شاپس کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے اور 14 چکن شاپس مالکان کے خلاف FIRs درج کروائی گئیں جبکہ دوران معائنہ ملنے والا بیمار، لاغر و مردہ مرغیوں کا 7612 کلو ناقص و غیر معیاری گوشت اور 451 کلو چربی موقع پر تلف کر دی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا گورنمنٹ عوام کو تازہ، فریش اور اچھے چکن کا گوشت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، ارادہ نہیں بلکہ آپ نے کہا ہے کہ کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! چلیں۔ کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے تو میرا اس حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال ہے کہ ضلع وہاڑی جو کہ ان کا اپنا ضلع ہے، وہاں پر انہوں نے کتنی دکانیں seal کیں، کتنے جرمانے کئے اور چکن کا مردہ گوشت فروخت کرنے والے کتنے لوگوں کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائیں؟

جناب سپیکر! تفصیلات بتا دیں کیونکہ یہ ان کا اپنا ضلع ہے اور ان کے لئے کوئی بڑا امتحان نہیں ہے لہٰذا اپنے گھر کے متعلق ہی بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! میں اس کا جواب ضرور دے دوں گا لیکن ڈوگر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ fresh question کر دیں تو میں محکمہ سے معلومات لے کر اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ آپ کی جائز بات ہے اور یہ سوالfreshہی بنتا ہے کیونکہ آپ کا سوال تو گوجرانوالہ سے متعلق ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میرا سوال پورے پنجاب کا ہے۔

جناب سپیکر: کیا کہا؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! یہ سوال پورے صوبے کا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہاں! ویسے پورے صوبے کا ہی ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! چونکہ انہوں نے پورے صوبے کا بتایا ہوا ہے تو ایک ضلع کے متعلق بھی ان کے پاس تفصیلات ہوں گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! میں سمجھا کہ شاید ایک ضلع سے متعلق ہے لیکن یہ تو پورے صوبے کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد)**:** جناب سپیکر! نہیں۔ انہوں نے خصوصاً ضلع وہاڑی کا پوچھا ہے۔ پہلے سوال پورے صوبے کے متعلق تھا۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں تو پھر ٹھیک ہے ناں۔ وہاڑی بھی پنجاب کے صوبے میں آتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد)**:** جناب سپیکر! نہیں، پنجاب کے صوبے میں تو آتا ہے لیکن وہspeciallyوہاڑی کا پوچھ لیں گے تو میں انشاءاللہ اس کا جواب بتادوں گا۔

جناب سپیکر: دیکھیں ناںspecificتو انہوں نے سارے پنجاب کا پوچھ لیا ہے۔ آپ محکمہ خوراک سےfiguresابھی لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد)**:** جناب سپیکر! سارے پنجاب کا تو میرے پاس جواب ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر جواب دیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! 54 ہزار 567 چکن شاپس کا معائنہ کیا گیا اور اس دوران 40 ہزار 390 چکن شاپس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے گئے۔ مرغیوں کا ناقص اور غیر معیاری گوشت فروخت کرنے کی بناء پر 242 چکن شاپس کو سربمہر کیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ نہیں پوچھا بلکہ یہ پوچھا ہے کہ وہاڑی میں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! وہ وہاڑی کا پوچھ رہے ہیں تو اس میں وہاڑی کی تفصیل علیحدہ سے نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ہونی چاہئے تھی ناں کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ سارا کچھ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! نہیں، سارا کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں ناں۔ آئندہ سے آپ یاد رکھیں کہ میں خود بھی بطور وزیر مقامی حکومت سوالوں کے جواب دیا کرتا تھا اور آپ کو expect کرنا چاہئے کہ اگر پورے صوبے کی بات کر رہے ہیں تو آپ کے پاس صوبے کے تمام اضلاع کی الگ الگ figures ہونی چاہئے اور نہیں تو ابھی محکمہ خوراک سے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محکمہ کے پاس جواب کی تفصیل ہے؟

(اس مرحلہ پر آفیشل گیلری سے آواز آئی کہ ضلع وہاڑی سے متعلق تفصیل نہیں ہے)

ویسے تفصیل ہونی چاہئے۔ پارلیمانی سیکرٹری! میں آپ کے فائدے کی بات کر رہا ہوں کہ جب آپ سوالوں کے جوابات کی تیاری کریں ناں تو اس میں آپ چیزیں foresee کریں گے کہ اس میں کیا کیا ضمنی سوالات ہو سکتے ہیں۔ پھر اس حساب سے تیاری کریں اور اسی حساب سے figures لیں۔ آپ کے پاس material ہونا چاہئے اور in hand material ہونا چاہئے۔ اگر کوئی سوال آ جائے تو اسے استعمال کر لیں اور اگر نہیں آتا تو رہنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (رائے ظہور احمد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح آپ نے بڑے اچھے طریقے سے پارلیمانی سیکرٹری کی آئندہ کے لئے اصلاح کرنے کی کوشش کی ہے تو میرا ضمنی سوال بھی اسی طرح کا ہے۔

جناب سپیکر! جب سوال شروع ہوتا ہے تو اس کے جز (الف، ب اور ج) کے متعلق تینوں کی بات میں کہہ رہا ہوں تو جو پہلا جواب آتا ہے وہ "ناں" کا دینا کیوں ضروری ہے یعنی انہوں نے جز (الف) کے جواب میں دیا ہے جسے آپ صفحہ نمبر 3 پر دیکھیں تو جز (الف، ب اور ج) یعنی ناقص گوشت مہیا کیا جا رہا ہے کہ نہیں تو ان کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ "یہ درست نہ ہے۔"

جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تینوں سوال کئے کہ ان کا جواب ناں میں ہے اور جز (د) میں لکھ رہے ہیں کہ 40 ہزار شاپس کو اصلاحی نوٹس جاری کئے، مرغیوں کا ناقص و غیر معیاری گوشت فروخت کرنے کی بناء پر 242 چکن شاپس کو بند کیا گیا، 3775 چکن شاپس کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے اور 14 چکن شاپس مالکان کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔ جب یہ سارا کچھ ہوا تو یہ کس الزام کے تحت ہوا جس کی پہلے یہ نفی کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ان کے جواب میں تضاد کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کی بات ٹھیک ہے اور اسی طرح لکھا ہوا ہے کہ پہلے اگر آپ یہ مان ہی نہیں رہے تو پھر جرمانے کس بات پر کر رہے ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ جو خوراک کی وزارت ہے، اس کے افسران میں اتنی common sense نہیں ہے کہ پہلے تینوں سوالات کی نفی کر رہے ہیں کہ صوبے میں ایسا کچھ نہیں ہے اور پھر جز (د) میں آ کر سب کچھ مان رہے ہیں۔ یہ جرمانے بھی کئے ہیں اور بھی کچھ کیا گیا ہے تو یہ صوبے کی عوام کے ساتھ مذاق بند ہونا چاہئے۔

(اس مرحلہ پر آفیشل گیلری سے "پنجاب فوڈ اتھارٹی کا نمائندہ آیا ہوا ہے" کی آواز)

جناب سپیکر: یہاں پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کا کوئی نمائندہ نہیں آیا ہوا؟ سیکرٹری خوراک نے تو اس کے متعلق نہیں بتانا کیونکہ اس سوال کا جواب تو پنجاب فوڈ اتھارٹی نے دینا ہے اور یہ سوال تو پنجاب فوڈ اتھارٹی کا ہے۔ میرا خیال ہے کہ محکمہ جواب دینے کے لئے بالکل تیار نہیں ہے تو آج کے سارے سوالات ہم pending کرتے ہیں جن کا منسٹر صاحب اگلی دفعہ آ کر خود جواب دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ اسمبلی کا ممبر ہونا اور الیکشن لڑنے کے بعد اپنے حلقہ کے لوگوں کی نمائندگی کرنا ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہوتی ہے۔ جب آپ منتخب ہو کر آتے ہیں تو آپ اپنے assets کا پورا فارم fill کر کے دیتے ہیں جس کے اندر اپنا سب کچھ بتاتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج میں اس ہاؤس کے سامنے اس ممبر کی بات کرنا چاہتا ہوں چونکہ آج جب اجلاس ختم ہو گا تو بارہ تاریخ کو دوبارہ اجلاس ہو گا اور گیارہ تاریخ کو جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو جیل میں ایک سال ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! اب میرا آپ کے توسط سے ایک سوال ہے کہ ایک ایسا ممبر جو highest tax payer ہو، جس کے خلاف آج کے دن تک کوئی ریفرنس فائل نہیں ہو سکا، وہ پبلک آفس ہولڈر تھا اور ہولڈر ہے اس کے درمیان کوئی transaction نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن، ایف بی آر اور باقی انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ نے ان کے خلاف query نہیں کی تو آج ہم اس ہاؤس میں اس اسیر جمہوریت کو جس کو مشرف دور میں بھی پابند سلاسل کیا گیا، جس کو آج بھی ناجائز پابند کیا گیا اس کے لئے آواز اٹھاتے ہیں اور اس کے لئے ہم احتجاج کرتے ہیں کہ اس طرح political victimization کی جا رہی ہے اور اس طرح سے آواز کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ وہ فورم ہے جہاں پر ہمیشہ ہم عوام کی بات کرتے ہیں۔ جب ایک عوامی نمائندے کے ساتھ یہ سلوک

کیا جارہا ہو تو آج ہم وہ سلوک کرنے والوں کے خلاف بھرپور احتجاج کرتے ہیں۔ یہ جتنا مرضی جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو قید کرلیں لیکن جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی جدوجہد تاریخ کے اندر سنہرے حروف میں لکھی جائے گی۔۔۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ رانا مشہود احمد خان نے بڑے۔۔۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! چونکہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی گرفتاری کو ایک سال ہو رہا ہے، ہم آج کے پرائیویٹ ممبر ڈے کے بزنس کا حصہ بنیں گے لیکن ہم حمزہ کی ناجائز گرفتاری پر ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
ٹوکن واک آؤٹ کرکے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ رانا مشہود احمد خان نے بڑے جذباتی انداز میں گرفتاری کے متعلق بات تو کی ہے لیکن میں ان سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا جناب محمد حمزہ شہباز شریف کسی ایگزیٹو آرڈر کے تحت جیل میں ہیں؟ ان کو عدالتی حکم کے مطابق جیل بھیجا گیا ہے اور وہ ایک عدالتی آرڈر ہے وہ کسی individual کا ایگزیٹو آرڈر نہیں ہے۔ اگر یہ اتنے ہی پاکباز ہیں تو وہ عدالت میں اپنی بے گناہی ثابت کریں اور آگے آئیں۔ ماسوائے اس کے کہ point scoring کی جائے اور ماسوائے لوگوں کو دھوکا دینے کے، اگر ان کا اتنا دامن صاف ہے تو وہ بے گناہی ثابت کریں۔ آج میاں محمد نواز شریف کا کیا حال ہے؟ ان کو علاج کے لئے باہر بھیجا گیا اور وہ وہاں جاکر مفرور ہو کر

بیٹھ گئے ہیں۔ اگر ان سے کوئی پوچھے کہ آپ کے لیڈر تو مفرور ہیں تو اس سے بھی ان کو تکلیف ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ انہوں نے مذاق بنایا ہوا ہے، عوام کا مذاق بنایا ہوا ہے، اداروں کا مذاق بنایا ہوا ہے اور عدلیہ کا مذاق بنایا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ رانا مشہود احمد خان پر توہین عدالت لگتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ان میں جرأت ہے تو جائیں اور عدالت کے سامنے جا کر بات کریں۔ یہ عدالتوں کے سامنے بھیگی بلی بن جاتے ہیں اور باہر آ کر نعرے بازی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے بالکل بے بنیاد بات کی ہے جس کی ہم بھرپور طور پر مذمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ویسے بھی جناب محمد بشارت راجہ! اس بات سے پنجاب حکومت کا کوئی تعلق واسطہ ہی نہیں ہے۔ اس کا تعلق عدالت سے ہے کیونکہ یہ نیب کا issue ہے اس لئے وہ عدالت جائیں اور وہ عدالت میں ہی جا کر اسے face کر سکتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
ٹوکن واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے غیر جمہوری روّیے کی بات کی تھی۔

جناب سپیکر! میں غیر جمہوری روّیے کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ ان کی دس سال صوبے میں حکومت رہی ہے۔ کیا ان کا وہ روّیہ جمہوری تھا کہ یہ پروڈکشن آرڈر کا قانون نہیں بنا سکے۔ یہ جناب عمران خان کی حکومت، جناب عثمان احمد خان بُزدار کی حکومت اور جناب پرویز الٰہی کے سپیکر ہونے کے ناتے آج پروڈکشن آرڈر جاری کئے جا رہے ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 241/20 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

تحصیل تاندلیانوالہ کے موضع 3/53
ٹکڑا دربار صلاح الدین میں بی ایچ یو کی تعمیر میں تاخیر

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔104 تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے موضع 3/53 ٹکڑا دربار صلاح الدین کے ساتھ علاقہ کے عوام کو صحت کی سہولتوں کی فراہمی کے لئے ایک بی ایچ یو کی تعمیر شروع ہوئی تھی جس کا تقریباً تین حصے کام مکمل ہو چکا ہے لیکن عرصہ ڈیڑھ سال سے اس بی ایچ یو کی تعمیر بند پڑی ہے جس کی وجہ سے علاقہ کے عوام میں بڑا اضطراب پایا جاتا ہے کیونکہ اس علاقہ میں صحت کی سہولتوں کا کوئی اور مرکز نہیں ہے۔ کسی حادثہ یا ایمرجنسی کی صورت میں عوام کو دور دراز جانا پڑتا ہے اور بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غریب عوام کو زیادہ مشکل پیش آتی ہے، ان کو کئی میل کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ مالی مشکلات کی وجہ سے ان کو زیادہ مشکلات اٹھانی پڑتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ یہ سکیم بنیادی مرکز صحت یونین کونسل 96 دربار پیر صلاح الدین تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد مالی سال 16-2015 میں ADP میں سیریل نمبر 899 میں شامل ہوا تھا۔ DDWP کی میٹنگ مورخہ 2015-12-09 کو 27 ملین کی رقم منظور ہوئی۔

2015-16 میں 20 ملین کی allocation تھی جس میں سے 6 ملین فنڈز جاری ہوئے جو کہ تمام خرچ ہو گئے۔ 2016-17 میں سکیم نمبر 1029 کے تحت شامل ہوئی۔

جناب سپیکر! 17.89 ملین allocation تھی جس میں تمام فنڈز جاری کر دیئے گئے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے یقین دہانی کرائی کہ یہ سکیم 2016-17 میں مکمل کر لی جائے گی اس لئے اس کو 2017-18 کے ADP میں شامل نہ کیا گیا لیکن بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے سکیم مکمل نہ کی۔ بعد میں 10 ملین کی مزید ڈیمانڈ کی۔ حکومت پنجاب محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر نے سکیم کو فنڈ مہیا کرنے کے لئے کیس Departmental Scrutiny Committee میں مورخہ 07-01-2020 کو منظوری کے لئے رکھا۔ اس کمیٹی کے ذریعے 10 ملین روپے کی منظوری ہوئی تاہم فنڈ مہیا کرنے کے لئے سمری کی منظوری 28۔ اپریل کو ہوئی ہے جس میں محکمہ صحت کی ہدایت جاری ہوئی ہے کہ کیس کو کیبنٹ کمیٹی میں رکھا جائے۔

جناب سپیکر! محکمہ نے کیس کیبنٹ کمیٹی کی منظوری کے لئے بھیج دیا ہے کیونکہ کورونا کی وبا کی وجہ سے جاری مالی سال میں ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز جاری نہیں کئے جا رہے ہیں اس لئے سکیم کے لئے مالی سال 2020-21 میں 10 ملین روپے تجویز کر دیئے گئے ہیں تاکہ سکیم کا باقی کام مکمل ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد صفدر شاکر! آپ satisfied ہیں؟

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میری تو request ہی ہے یہ علاقے کا مسئلہ تھا، عوام کا مسئلہ تھا تو اللہ کرے یہ جلد مکمل ہو جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 194/20 سید حسن مرتضیٰ کی ہے جو پیش ہو چکی ہوئی ہے۔ اس کا ہیلتھ منسٹر صاحبہ نے جواب دینا تھا۔ جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور کے بی ڈی ایس کے طلباء سے اضافی فیس کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا تو پہلے جواب پیش ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تحریک التوائے کار pending ہوئی تھی۔ آپ نے ہی pending کرائی تھی ویسے یہ پچھلے اجلاس میں پڑھی گئی تھی۔ آپ اس کو دیکھ لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ بی ڈی ایس کے candidates تھے جن کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ تقریباً 45 لاکھ روپے تو یہ فیس کا مسئلہ تھا۔ وہ پرائیویٹ میڈیکل کالج ہے اس کی فیس کے سلسلے میں یہ تحریک التوائے کار پیش کی گئی تھی۔ Already یہ جو مسئلہ تھا. It was also in the court اور sub-judice تھا لیکن میرے پاس اس وقت اس کی detail موجود نہیں ہے انشاءاللہ میں آپ کو کل پیش کر دوں گی۔ ویسے تو میں نے پچھلی دفعہ اس کا جواب دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے ہی یہ pending کرائی تھی کہ اس کی details دیں گی۔ یہ لکھا ہوا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں دوبارہ details لے آتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! پھر ٹھیک ہے۔ سید حسن مرتضیٰ! اس تحریک التوائے کار کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر لیتے ہیں تاکہ ان کے پاس اس کی پوری انفارمیشن آ جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بے شک pending کر لیں۔ منسٹر صاحبہ تشریف بھی کم لاتی ہیں تو یہ کوئی ایک آدھ طالب علم کا مسئلہ نہیں ہے یہ بے شمار لوگ ہیں جو اس سے متاثر ہو رہے ہیں اور آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے ایک پرائیویٹ سکول کے بارے میں عرض کی تھی جو کہ فیسوں کی وصولی کے حوالے سے تھی۔ آپ نے اس پر بھی احکامات جاری فرمائے تھے کہ فی الفور ان سکولوں کو کہا جائے کہ عدالتی احکامات پر عملدرآمد کریں۔ وہ اس حد تک احکامات پر عملدرآمد ہوا ہے کہ

میں نے خود اپنے بیٹے کی فیس لیٹ فیس کے ساتھ pay کی ہے۔ مجھے گیارہ ہزار روپیہ ریلیف کا ملنا تھا لیکن میں نے گیارہ ہزار روپیہ جرمانہ دیا ہے۔ میں لاک ڈاؤن کے دنوں لاہور نہیں آسکا اور اس کی فیس نہیں بھر سکا تھا۔

جناب سپیکر: جی، وہ میڈیکل کالج کا مسئلہ تھا؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نہیں، یہ سکول کی فیس ہے لیکن میں میڈیکل کے حوالے سے تو یہ کہہ رہا ہوں کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی بچی یا بچے کی فیس تھی اس دن وہ بھی یہی بات کر رہی تھی۔ یہ کوئی ایک بچے کا معاملہ نہیں ہے یہ بے شمار بچوں کا معاملہ ہے۔ اگر منسٹر صاحبہ اس پر تھوڑا سی ذاتی توجہ دیں تو یہ مسئلہ resolve ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ یاسمین راشد! آپ اس کو specially دیکھ لیں یہ problem تو ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ آج کل آپ ویسے بھی کافی busy ہیں لیکن یہ بھی ایک problem ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس کا جواب پچھلی دفعہ دیا ہوا ہے لیکن اگر کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے تو انشاء اللہ میں ضرور دوبارہ details لے آؤں گی۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کا جواب نہیں آیا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں دوبارہ details لے آؤں گی۔

جناب سپیکر: جی، دوبارہ details لے آئیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ اس کے بعد ٹائم دوں گا۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میرے لئے تو ہاؤس میں بات کرنا بڑا مشکل سا کام ہو گیا تھا۔ اب ہمارے پاس ہاؤس ہی امید کی واحد کرن ہے۔ اگر ہمیں یہاں پر بھی اپنی آواز بلند کرتے ہوئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے تو بڑا ہی افسوس ہے۔

جناب سپیکر! میں کئی دفعہ تحریک استحقاق پیش کر چکا ہوں اور کئی تحریک التوائے کار پیش کر چکا ہوں لیکن آج تک میری ایک بھی تحریک نہیں لگی مگر میں اس بات کو چھوڑ تا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروانے پر شکریہ ادا کرنے کے بعد میں بات کرتا ہوں کہ میرا گوجرانوالہ سے تعلق ہے اور گوجرانوالہ سے ہی ہمارے دو معزز ایم پی اے محترمہ شاہین رضا اور چودھری شوکت منظور چیمہ کورونا کی وجہ سے اپنی جان گنوا بیٹھے ہیں۔ گوجرانوالہ میں اتنا خوف وہراس ہے کہ ہم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ SOPs کس طرح سے ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر بنا رہے ہیں، کس طرح یہ مارکیٹیں بند کرتے ہیں، کس طرح یہ اپنے فیصلے کرتے ہیں؟ اگر عوامی نمائندوں کو اس کا پتا بھی نہیں ہو گا، وزیر قانون بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہم اچھوت ہیں، کیا گوجرانوالہ کے عوامی نمائندوں کو کبھی کسی اسسٹنٹ کمشنر نے یا ڈپٹی کمشنر نے اعتماد میں لیا ہے اور ہمیں کچھ بتایا ہے یا ہمیں کچھ سمجھایا ہے یا ہمیں اعتماد میں لینا کوئی گناہ ہے یا ہمارے ساتھ بات کرنا یا ہم سے مشاورت کرنا کیا وہ قانون کے خلاف ہے؟

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں یہ اپنی استدعا آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ عوامی نمائندوں کو بالکل بے اثر کر دیا گیا ہے اور ہماری رائے کا ادھر کوئی احترام نہیں ہے بلکہ خاص طور پر اس وقت میں مطالبہ کرتا ہوں کہ کورونا وائرس پر مسلم لیگ (ن) کے جو پورے پنجاب میں ایم پی ایز ہیں ان کو ڈی سی صاحبان لازمی مشاورت میں لیں اور ان سے مشاورت کریں کیونکہ جو

AC یا DC ہوتا ہے اس کو کیا پتا عوام میں کیا ہو رہا ہے؟ ہم سے بالکل مشاورت نہیں ہو رہی اور یہ میرا مطالبہ ہے کہ اس بارے میں آپ کچھ کریں۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ دیکھیں! ہم نے ہیلتھ پر ایک discussion بھی رکھی ہے تو منسٹر صاحبہ آپ کو اس بات کا جواب دیں گی۔ منسٹر صاحبہ! یہ ذرا چیک کر لیں کہ جب اضلاع میں meetings کریں تو تمام لوگوں کو involve کر لیں۔ اس کا فائدہ ہی ہو گا نقصان نہیں ہوتا کیونکہ یہ کورونا وائرس تو ایک common چیز ہے۔ ہم ویسے بھی ٹی وی پر کہتے ہیں کہ ساری پارٹیوں کو اکٹھا ہونا چاہئے اور ساری پارٹیوں کو آنا چاہئے لیکن ground level پر ان کو بھی مشاورت کے لئے بلانا چاہئے۔ جب discussion میں بات ہو گی تو آپ ذرا اس حوالے سے clear کر دیں ویسے بھی ان کو کہیں کہ اضلاع میں جو بھی ڈی سی صاحبان ہیں وہ کم از کم ان کو involve رکھیں۔ یہ ان کا بھی فائدہ ہے کیونکہ کورونا تو نہیں دیکھتا کہ یہ (ق) لیگ کا ہے یا (ن) لیگ کا ہے یا یہ پی ٹی آئی کا ہے۔ وہ تو انسان کو دیکھتا ہے تو اس میں ہم نے سب کو انسان کے طور پر treat کرنا ہے اور یہ آپ نے ensure کرانا ہے آپ کام کر رہی ہیں اس میں کوئی doubt نہیں ہے کہ آپ بہت اچھا کام کر رہی ہیں لیکن اس چیز کا بھی خاص خیال رکھیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چلیں! یہ آخری پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ جو ہمارے ہاؤس کا مسئلہ ہے اور ہمارے گھروں کا مسئلہ ہے اس جانب توجہ مبذول کرانا چاہ رہی ہوں کہ ہم نے SOPs تو پورے پنجاب کے لئے بنا دیئے ہیں لیکن ہمارے ہاؤس میں بھی بہت سارے SOPs کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ ہمارے بہت سارے سینئر ممبران جو عمر میں زیادہ ہیں وہ روزانہ اجلاس کے لئے آتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے تو اتنی پریشانی کی بات نہیں ہے لیکن یہ ان کی اپنی صحت کو خطرہ ہو سکتا ہے تو میری آپ سے استدعا ہے کہ ہمارے وہ ممبران جن کی عمر 45 سال سے زیادہ ہے پلیز ان کو گھر پر رہنے کا حکم دے دیں۔ ان کو ٹی اے / ڈی اے کی بھی یقین دہانی کرا دیجئے ورنہ کوئی نہیں رکے گا اور وہ آتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: اچھا میری بات سنیں۔ آپ ایک منٹ ذرا بیٹھ جائیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! پلیز۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ آپ کی بات آ گئی ہے۔ پہلے تو آپ اپنا ماسک اوپر رکھیں ناں۔ میری تمام ممبران سے درخواست ہے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے منع کیا تھا کہ ماسک کے بغیر اندر نہیں آئیں گے تو افسوس ہو رہا ہے کیونکہ ہمارے قابل احترام ممبران ہیں اور میرے قریبی عزیز بیٹھے ہیں۔ انہوں نے اندر آ کر ماسک اتار دیا ہے خدا کے لئے یہ آپ کی safety کے لئے ہے اور یہ جو آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں ان کی safety کے لئے بھی ضروری ہے۔

آپ مہربانی کریں اور اس طرح نہ کیا کریں بلکہ سیٹیں بھی جو میں نے آپ کو allocate کیں تھیں وہ اس لئے کیں تھیں کہ آپ جگہ جگہ پھرنے کی بجائے، کیونکہ خدانخواستہ کسی کو کورونا ہو تو آپ اندر ہی پھر کر سب کو نہ لگا دیں۔ آپ کی جو فکس سیٹیں ہیں اور ہم نے اوپر نام بھی دیئے ہوئے ہیں تو آپ لوگ وہاں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھیں تاکہ مجھے بھی پتا ہو کہ میں نے کس کو call کرنا ہے اور کس کو بلانا ہے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! ایک issue ہے۔۔۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: آپ ذرا بیٹھیں۔ یہ ایک دو نہیں بلکہ بڑے issues ہیں۔ آپ تشریف رکھیں پھر بات کرتے ہیں۔ دیکھیں! ایک جو سب سے بڑا مسئلہ ہے وہ Private Member Day کے بزنس پر بات کر رہے ہیں اور سب سے بڑے issues جو پچھلے دنوں پیش آئے ہیں وہ حضور پاکؐ کی ذات کے حوالے سے آئے ہیں۔ ہم ان کی برکت سے ہی اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے مانگتے ہیں اور جو بھی مانگتے ہیں لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بڑی خاموشی کے ساتھ اور پتا ہی نہیں چلنے دیا ہماری جو کتابیں ہیں ان میں تمام صحابہ کرام کے حوالے سے چیزیں نکال دی گئیں اور

جہاں لکھا ہوا ہے آخری نبیؐ تو خاموشی سے اس کو بھی نکال لیا گیا ہے اور بے شمار چیزیں ایسی ہوئی ہیں جو قابل افسوس بھی ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسلام کی توہین تو ہے ہی بلکہ جو ہم خود بھی سکولوں میں پڑھتے رہے ہیں، میں بھی پڑھتا رہا ہوں اور سرکاری سکولوں میں پڑھتا رہا ہوں۔ وہاں میں نے جو خود پڑھا ہے آج میں کتابیں منگوا کر دیکھتا ہوں وہ وہاں پر نہیں ہے۔ ہم جو اپنی قوم تیار کر رہے ہیں، جو آئندہ نسلیں تیار کر رہے ہیں۔

ہم نے اس سے اپنی آئندہ نسلوں کو محفوظ رکھنا ہے جو یہ شر پھیلایا جا رہا ہے۔ یہ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے اور میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے پچھلے دنوں جو قانون سازی کی ہے، جو آپ نے متفقہ طور پر قراردادیں دی ہیں اُس سے آپ کا image بہت بڑھا ہے، صرف دینی حلقوں میں نہیں پورے پاکستان میں، ہمارا تو ملک ہی اسلام کے نام پر بنا ہے تو پھر ہم کیا کر رہے ہیں اب دُکھ ہوتا ہے۔ آج پھر آپ کے پاس ایک موقع آیا ہے کہ ہم ایسی قانون سازی کریں کہ جو آئندہ نسلوں کے لئے، آئندہ قوم کے لئے، پاکستان کے لئے نا صرف اہم ہے بلکہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے، ہمارے دین کا حصہ ہے، اس کے بغیر ہم اپنے آپ کو مکمل مسلمان کہنے کے بھی حقدار نہیں ہیں تو لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں اس کے اندر جو ہم آج قانون سازی لے کر آ رہے ہیں جو اُس وقت متفقہ طور پر ترمیم کے حوالے سے ہوا تھا۔

پہلے یہ سمجھیں کہ ہم کہہ کیا رہے ہیں؟ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جو ٹیکسٹ بک بورڈ ہے کوئی کتاب چھاپنے سے پہلے جو پنجاب کا علماء بورڈ ہے اُس کا no objection لے لیں یہ کوئی کون سی ایسی اعتراض والی بات ہے؟ یہ ایک ایسی بات ہے جو already قانون بنا ہوا ہے اُس کی enforcement میں ہم نے کچھ بھی نہیں کیا، قانون تو بنا ہوا ہے آج اُس کی enforcement کے حوالے سے ہم دوسرا step لے رہے ہیں اور یہ سعادت اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آج کا ہاؤس ہے اُس کے پاس آئی ہے۔ تو یہ آپ کے لئے بہت بڑی سعادت کی بات ہے تو لہٰذا ہم اس کو بسم اللہ کر کے شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2020
متعارف کروانے کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020. Ms Khadija Umer may move the motion for leave of the Assembly.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That Leave be granted to introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That Leave be granted to introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020."
>
> As the motion is not opposed.
>
> Now, the motion moved and the question is:
>
> "That Leave be granted to introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020."

(The motion was carried and leave is granted unanimously.)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: جی، کسی نے oppose نہیں کیا Ms Khadija Umer may introduce the Bill.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب2020

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I introduce the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 has been introduced.

Now, we take up the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020. Ms Khadija Umer may move her motion for suspension of the Rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 93, Rule 94, Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 93, Rule 94, Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020."

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 93, Rule 94, Rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020"

(The motion was carried unanimously.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2020

MR SPEAKER: Mover may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE I, PREAMBLE and LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Khadija Umer may move the motion for the passage of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Curriculum and Textbook Board (Amendment) Bill 2020 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

آپ سب کو بہت مبارک ہو ماشاء اللہ اتنا اچھا کام سب نے کیا ہے تو میں دل کی گہرائیوں سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آج آپ کو اور ممبران اسمبلی کو اس بات پر مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ گھناؤنی سازش جو ہماری کتابوں کے اندر کی جا رہی تھی آج اُس کا راستہ بند کر دیا گیا اور میں خاص طور پر اس بات پر کہ آپ نے سب سے پہلے اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا، آپ نے اس ایشو کو نا صرف اُٹھایا بلکہ اس کے اوپر ہم سمجھتے ہیں اور میں تو اس کے اوپر ہر وقت، ہر دفعہ یہ کہتا ہوں کہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اگر ہمارا اس پر ایمان نہیں ہے تو ہم مسلمان کہلانے کے لائق نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! آج ہاؤس محترمہ خدیجہ عمر اور تمام ممبران اسمبلی جنہوں نے اس کو متفقہ طور پر منظور کیا وہ مبارکباد کے بھی مستحق ہیں۔ آپ کا اور سب ممبران کا بہت شکریہ۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! میں آپ کو، خدیجہ عمر اور اس ہاؤس کو یہ بل پاس ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہر ایک اور خاص طور پر ہمارے مسلمان بھائیوں کا مطالبہ تھا اور یہ اُن کا بالکل جائز مطالبہ تھا میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں پورے ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب راہ حق پارٹی کے جناب محمد معاویہ بات کریں گے۔

جناب محمد معاویہ:

الحمدللہ رب العالمین۔

والصلوۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء وخاتم المرسلین۔

جناب سپیکر! اسمبلی میں جب ہم لوگ آتے ہیں تو اس وقت یہی توقع کی جارہی ہوتی ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے یہی کہا جائے گا کہ ہم نہیں مانتے اور حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے لوگ کہیں گے کہ ہم مانتے ہیں اور اس کا اظہار ہاں اور ناں میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے درمیان صرف ایک کملی والے محمد ﷺ کی ذات ہے جب ان کی بات آتی ہے تو اپوزیشن اور حکومتی ممبران بیک زبان ہو کر کہتے ہیں کہ ہم محترمہ خدیجہ عمر کے بل کے ساتھ کھڑے ہیں یہ ہمارا ایمان ہے اور جو کام آپ اور میری بہن خدیجہ عمر کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں صدیاں بیت جاتی ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایسے نیک کاموں کے لئے چنتے اور نوازتے ہیں۔ جس طرح سے ہمارے نصاب میں تبدیلیاں ہورہی تھیں ان کے درمیان اس طرح کا بند باندھنا انتہائی ضروری تھا۔

جناب سپیکر! آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ ہم اگر اپنے بچپن کے سکول کے ایام کو یاد کریں تو نصاب میں نا صرف یہ کہ تبدیلیاں کردی گئی ہیں بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے بچوں کو نصاب میں وہ زہر گھول کر پلایا جارہا ہے کہ وہ بچہ پیدا تو ہمارے گھر میں ہوتا ہے لیکن وہ اسلامی روایات سے نا صرف یہ کہ ناواقف ہے بلکہ وہ صحابہ اکرام، اہل بیت عزام کے عنوان پر اپنے ذہن کو اتنا آلودہ کر کے معاشرے کا حصہ بنتا ہے کہ ہمارا وہ مسلم معاشرے سے تعلق رکھنے والا بچہ ہی کل پوری امت مسلمہ کے لئے شرم کے ساتھ سر جھکانے کا باعث بن جاتا ہے اور ایسے لوگوں کو پھر دوسرے ممالک میں ایوارڈز سے نوازا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سوچتا تھا کہ یہ سلمان رشدی کون ہے، میں سوچتا تھا کہ یہ بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والی مختلف خواتین کون ہیں، جو اسلامی گھرانوں میں پیدا ہوئیں اور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی اور ان کو ایسی کتابیں لکھنے پر یورپ نے ایوارڈز کے ساتھ نوازا۔

یہ تو اللہ تعالیٰ آپ کو اور اس ہاؤس کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس راستے کے سامنے پُل باندھا ورنہ خدانخواستہ جس طرح سے ہماری نسل کے اندر یہ زہر گھولا جارہا تھا تو اس بات کا ڈر تھا کہ پاکستان کے مسلم گھرانوں میں سے سلمان رشدی جیسے لوگ نکلیں، یہ خطرہ تھا کہ ہمارے ہی گھروں کے اندر سے ایسے بچے پیدا ہوں جو کہ کل کو ختم نبوت ﷺ جیسے مقدس عنوان پر اپنی رائے کو بدل دیں۔ اس بات کا خطرہ تھا کہ صحابہ کرام اہل بیت عزام کے حوالے سے ہماری نسلوں کو پراگندا کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں دعا کے طور پر یہ کہوں گا آج زمین پر ریت کے جتنے ذرے ہیں ان کی تعداد سے زیادہ اس ہاؤس کو اور آپ کو خراج تحسین ہے جنہوں نے رحمت اللعالمین نبی ﷺ کی پہرے داری کے لئے آج اپنا حق ادا کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس سے پہلے بھی کہا کہ جناب عمران خان آپ اس وقت قوم کو بارہ ہزار روپے دے رہے ہیں، آپ اس وقت کورونا کے ماحول میں لپٹے ہوئے لوگوں کو سہارا دینے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اگر آپ صرف اور صرف ناموس رسالت ﷺ کے پہرے کے لئے جناب پرویز الٰہی کے ساتھ کھڑے رہیں تو ہم بھوک سے بھی مر جائیں تب بھی نبی ﷺ کی محبت میں آپ کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن اس ہال کے لئے ہر ممبر کے لئے سنہری اور تاریخی دن ہے۔ میں امید کروں گا کہ متحدہ علماء بورڈ پر ہم نے جو اتنی بڑی ذمہ داری ڈالی ہے وہ اپنی ذمہ داری کو دیانتداری کے ساتھ پورا کریں گے اور ہماری آنے والی نسلوں میں ناموس رسالت ختم نبوت ﷺ کا یہ دیا جلتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر: اب ہم آگے چلیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں نے آپ سے request کی تھی کہ میں نے اس پر کچھ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ سارا اکٹھا ہی اس میں جواب آ گیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں صرف اس پر ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کر لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمیں اس بارے میں جتنا بھی inform کیا گیا ہے جو بھی ہمیں رپورٹس ملیں یا جس نے بھی اس حوالے سے complaint کی کہ books میں اس طرح کا مواد شائع کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! جب سے ہمارے پاس منسٹری آئی ہے اس طرح دو مرتبہ ہو چکا ہے۔ پچھلے سال بھی ایسا ہوا تھا تب بھی ہم نے ان کے خلاف ایف آئی آر کروائی اور ہم نے وہ books market سے اٹھوالی تھیں اور ہم نے اس publisher کو بھی بند کروایا تھا means کہ ہم نے ان کے خلاف تمام ایکشن لئے تھے۔

جناب سپیکر! دوسری مرتبہ جب ہم کو اس حوالے سے inform کیا گیا ہم نے تب بھی یہ تمام ایکشن لئے جو کہ پہلے کبھی نہیں لئے گئے تھے۔

جناب سپیکر! پہلے میں آپ کو یہ بتادوں کہ پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ کے اندر ایک Fax Number دیا جاتا تھا جس پر ایسی چیزوں کی complaint کی جا سکتی تھی ہم نے 30 کمیٹیاں بنائی ہیں اور اس کے نتیجے میں ہم نے 10 ہزار کتابیں مارکیٹ سے اکٹھی کی ہیں اور ان کو daily basis پر inspect کیا جا رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر MD PCTB بھی بیٹھے ہوئے ہیں ان کو ان کمیٹیوں کی طرف سے daily report دی جاتی ہے۔ اس سے پہلے کبھی کنٹرول روم نہیں بنایا گیا تھا لہٰذا ایک کنٹرول روم بنایا گیا ہے جس میں آپ وٹس ایپ پر کال کر سکتے ہیں، آپ land line پر کال کر سکتے ہیں، آپ موبائل فون پر کال کر سکتے ہیں، وہاں پر 24 گھنٹے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جن کو آپ جا کر کتاب کے حوالے سے کسی قسم کی بھی complaint کر سکتے ہیں۔ کچھ دن پہلے ایک complaint آئی جس کا ابھی آپ ریفرنس دے رہے تھے وہ ریفرنس books ہیں وہ کریکولم کی books نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! جو مجھے وزیر اعلیٰ نے بھی کہا کہ آپ نے بھیجا تھا وہ ریفرنس books تھیں جو کہ پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ کے under نہیں آتیں اس کے ساتھ ہوم ڈیپارٹمنٹ یا لاء ڈیپارٹمنٹ deal کرے گا۔ جب آپ ریفرنس books کی بات کرتے ہیں تو وہ پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ کے under نہیں آتی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! نہیں، نہیں، نہیں، یہ بات نہیں ہے ہم نے پورا اس حوالے سے check کیا ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ دیکھیں آپ سمجھیں ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ آج سے پہلے آپ اکیلے تھے لیکن اس کام کے لئے پورا ہاؤس آپ کے ساتھ کھڑا ہے تو کیا یہ بات آپ کو سمجھ نہیں آ رہی؟ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم اس بات کا پہرہ دیں گے پورا ہاؤس اس بات کا پہرہ دے گا تا کہ کسی کو آئندہ ایسا کام کرنے کی جرأت نہ ہو۔ آپ کسی بھی چیز کی implementation کے حوالے سے چھاپے ماریں جو مرضی کریں بلکہ اسی کو تو ہم نے strengthen کیا ہے اس کو آئینی و قانونی شکل دی ہے اور اٹھارہویں ترمیم کے بعد جو صوبوں کے پاس اختیار آیا ہے ہم نے اس کو آگے بڑھایا ہے۔ اگر آپ سمجھیں تو آپ کو بعد میں پتا چلے گا کہ ہاؤس نے آپ کی کتنی help کی ہے؟ یہ اس طرح نہیں ہے کہ ہم ایسے آج سارے اُٹھ کر آ گئے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آپ جو کہہ رہے ہیں وہ میں بالکل سمجھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آگے جب یہ سلسلہ شروع ہو گا تو انشاءاللہ آپ ان سب چیزوں کو دیکھ بھی لیں گے۔ یہاں پر وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم یہ ساری چیزیں سوچ سمجھ کر کر رہے ہیں، یونہی نہیں کر رہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں بالکل سمجھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں آپ کی help ہے یہ آپ کو آج نظر نہیں آئے گا لیکن آگے چل کر آپ اس کو دیکھیں گے اور اس حوالے سے ہم آپ کو انشاءاللہ guide بھی کریں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں آپ کو صرف یہ بتا رہا تھا کہ کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ہیں جو کہ پہلے کبھی بھی نہیں اُٹھائے گئے تھے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بات آپ کی ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ۔ میرے خیال میں تمام پارٹیز کے ممبران نے بات کرلی ہے لہٰذا اب پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے سید علی حیدر گیلانی بات کریں گے۔

سید علی حیدر گیلانی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔

جناب سپیکر! ذوالفقار علی بھٹو شہید کے بعد ختم نبوت ﷺ کی آپ نے جس طرح حمایت کی اور قادیانیوں کے خلاف جس طرح آپ نے بند باندھا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی نجات کے لئے یہی چیز ہے اور جو سعادت اس ہاؤس کو آج نصیب ہوئی ہے اس کا کریڈٹ بھی آپ ہی کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ خدیجہ عمر کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جن کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے اور اس پورے ہاؤس نے unanimously اپنے آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی مہر نبوت کو ensure کرنے کے لئے اس بل کو پاس کیا اور ٹیکسٹ بکس میں ان کے نام کے ساتھ خاتم النبیین کا لفظ بھی استعمال کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کریڈٹ سپیکر صاحب آپ کو اور اس ہاؤس کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! تاریخ ہم سب کو انشاءاللہ تعالیٰ اچھے لفظوں میں یاد رکھے گی اور آخر میں، میں پھر سپیکر صاحب آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جو قدم آپ نے اٹھایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی نجات کے لئے یہ کافی ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب وارث میر والی قرارداد لے لیتے ہیں۔ یہ قرارداد جناب ساجد احمد خان اور جناب خلیل طاہر سندھو، ایم پی ایز کی طرف سے ہے۔ یہ رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں لہٰذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ممتاز صحافی، دانشور اور استاد پروفیسر جناب محمد وارث میر کی خدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ممتاز صحافی، دانشور اور استاد پروفیسر جناب محمد وارث میر کی خدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر234 کے تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ممتاز صحافی، دانشور اور استاد پروفیسر جناب محمد وارث میر کی خدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

پروفیسر محمد وارث میر کی گرانقدر خدمات پر نیو کیمپس انڈر پاس کو دوبارہ ان کے نام سے منسوب کرنا

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پروفیسر جناب محمد وارث میر کو اُن کی گرانقدر خدمات پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ انہوں نے 1958 سے صحافت کے سفر کا آغاز کیا اور 1987 تک اپنے دور کے ایک ممتاز صحافی، دانشور اور استاد تھے۔ انہوں نے آمرانہ ادوار میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کی اور اپنی جرأت مندانہ تحریروں کے ذریعے کلمہ حق بلند کیا۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ ابلاغیات کے سربراہ ہونے کے ساتھ آپ نے تقریباً 25 سال صحافت پڑھائی اور ملک کے تمام معروف اردو اخبارات میں بے باک اور فکرانگیز کالم و مضامین لکھے جو کہ آج بھی کتابی صورت میں محفوظ ہیں۔ گزٹ آف پاکستان برائے سال 2013 کے صفحہ نمبر 44 کے مطابق پروفیسر محمد وارث میر نے "سچائی کے لئے لکھوں اور لوگوں کی آواز بن کر بولوں" کے مصداق ایک مشن کے ساتھ پاکستان کے عوام کی امنگوں کی ترجمانی کی ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کے داعی، آزادی اظہار اور سوچ کے علمدار ہونے کے ناتے پروفیسر محمد وارث میر نے اپنے لئے اس مشکل راہ کا انتخاب کیا۔ پابندیوں، دھمکیوں، ذہنی اذیت اور تشدد کے باوجود آپ پختہ عزم کے ساتھ ظالم قوتوں کے سامنے ڈٹے رہے اور اپنے اصولی مؤقف پر چلتے ہوئے جمہوریت اور آزادی اظہار کی جنگ لڑی۔ پروفیسر جناب محمد وارث میر کی تحریر کردہ کتابوں میں حریت فکر کے مجاہد، کیا عورت آدھی ہے؟، خوشامدی صحافت، سیاست اور ضمیر کے اسیر شامل ہیں۔ آپ نے اپنے اصولوں کی خاطر 48 سال کی عمر میں جان کا نذرانہ پیش کیا۔ صحافت کے شعبے میں آپ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے

پروفیسر جناب محمد وارث میر کو ہلال امتیاز بعد از مرگ کا اعزاز عطا کیا ہے لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متفقہ طور پر پروفیسر جناب محمد وارث میر کی بیش قدر ملکی خدمات کے اعتراف میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں ان کی آخری آرام گاہ کے قریب واقع نیو کیمپس انڈر پاس کو دوبارہ پروفیسر جناب محمد وارث میر انڈر پاس کے نام سے منسوب کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پروفیسر جناب محمد وارث میر کو اُن کی گرانقدر خدمات پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔انہوں نے 1958 سے صحافت کے سفر کا آغاز کیااور 1987 تک اپنے دور کے ایک ممتاز صحافی، دانشور اور استاد تھے۔انہوں نے آمرانہ ادوار میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کی اور اپنی جرأت مندانہ تحریروں کے ذریعے کلمہ حق بلند کیا۔پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ ابلاغیات کے سربراہ ہونے کے ساتھ آپ نے تقریباً 25 سال صحافت پڑھائی اور ملک کے تمام معروف اردو اخبارات میں بے باک اور فکر انگیز کالم و مضامین لکھے جو کہ آج بھی کتابی صورت میں محفوظ ہیں۔ گزٹ آف پاکستان برائے سال 2013 کے صفحہ نمبر 44 کے مطابق پروفیسر محمد وارث میر نے "سچائی کے لئے لکھوں اور لوگوں کی آواز بن کر بولوں "کے مصداق ایک مشن کے ساتھ پاکستان کے عوام کی امنگوں کی ترجمانی کی ہے۔بنیادی انسانی حقوق کے داعی، آزادی اظہار اور سوچ کے علمدار ہونے کے ناتے پروفیسر محمد وارث میر نے اپنے لئے اس مشکل راہ کا انتخاب کیا۔پابندیوں، دھمکیوں، ذہنی اذیت اور تشدد کے باوجود آپ پختہ عزم کے ساتھ ظالم قوتوں کے سامنے ڈٹے رہے اور اپنے اصولی مؤقف پر چلتے ہوئے جمہوریت اور آزادی اظہار کی جنگ لڑی۔پروفیسر محمد وارث میر کی تحریر کردہ کتابوں میں حریت فکر کے مجاہد، کیا عورت آدھی ہے؟، خوشامدی

صحافت، سیاست اور ضمیر کے اسیر شامل ہیں۔ آپ نے اپنے اصولوں کی خاطر 48سال کی عمر میں جان کا نذرانہ پیش کیا۔ صحافت کے شعبے میں آپ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے پروفیسر جناب محمد وارث میر کو ہلال امتیاز بعد از مرگ کا اعزاز عطا کیا ہے لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متفقہ طور پر پروفیسر جناب محمد وارث میر کی بیش قدر ملکی خدمات کے اعتراف میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں ان کی آخری آرام گاہ کے قریب واقع نیو کیمپس انڈر پاس کو دوبارہ پروفیسر جناب محمد وارث میر انڈر پاس کے نام سے منسوب کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اوراب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پروفیسر جناب محمد وارث میر کو اُن کی گرانقدر خدمات پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ انہوں نے 1958 سے صحافت کے سفر کا آغاز کیااور 1987 تک اپنے دور کے ایک ممتاز صحافی، دانشور اور استاد تھے۔ انہوں نے آمرانہ ادوار میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کی اور اپنی جرأت مندانہ تحریروں کے ذریعے کلمہ حق بلند کیا۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ ابلاغیات کے سربراہ ہونے کے ساتھ آپ نے تقریباً 25 سال صحافت پڑھائی اور ملک کے تمام معروف اردو اخبارات میں بے باک اور فکر انگیز کالم و مضامین لکھے جو کہ آج بھی کتابی صورت میں محفوظ ہیں۔ گزٹ آف پاکستان برائے سال 2013 کے صفحہ نمبر 44 کے مطابق پروفیسر محمد وارث میر نے "سچائی کے لئے لکھوں اور لوگوں کی آواز بن کر بولوں" کے مصداق ایک مشن کے ساتھ پاکستان کے عوام کی امنگوں کی ترجمانی کی ہے۔ بنیادی انسانی حقوق کے داعی، آزادی اظہار اور سوچ کے علمدار ہونے کے ناتے پروفیسر محمد وارث میر نے اپنے لئے اس مشکل راہ کا انتخاب کیا۔ پابندیوں، دھمکیوں، ذہنی اذیت اور تشدد کے باوجود آپ پختہ عزم کے

ساتھ ظالم قوتوں کے سامنے ڈٹے رہے اور اپنے اصولی مؤقف پر چلتے ہوئے جمہوریت اور آزادی اظہار کی جنگ لڑی۔ پروفیسر محمد وارث میر کی تحریر کردہ کتابوں میں حریت فکر کے مجاہد، کیا عورت آدھی ہے؟ خوشامدی صحافت، سیاست اور ضمیر کے اسیر شامل ہیں۔ آپ نے اپنے اصولوں کی خاطر 48سال کی عمر میں جان کا نذرانہ پیش کیا۔ صحافت کے شعبے میں آپ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے پروفیسر جناب محمد وارث میر کو ہلال امتیاز بعد از مرگ کا اعزاز عطا کیا ہے لہٰذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متفقہ طور پر پروفیسر جناب محمد وارث میر کی بیش قدر ملکی خدمات کے اعتراف میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں ان کی آخری آرام گاہ کے قریب واقع نیو کیمپس انڈر پاس کو دوبارہ پروفیسر جناب محمد وارث میر انڈر پاس کے نام سے منسوب کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلے مورخہ 12۔ مئی 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محمد ایوب خان کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ اس پر وزیر خزانہ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا۔ وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ جی، وزیر خزانہ اس وقت ایوان میں تشریف فرما نہیں ہیں تو اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد دوں گا۔ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے پر جو قانون سازی ہوئی ہے اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اپنی بہن محترمہ خدیجہ عمر کو بھی خراج تحسین پیش کروں گا کہ وہ ہمیشہ ایسے issue کے حوالے سے اپنا بزنس لے کر آتی ہیں کہ جس سے سارا ہاؤس فخر محسوس کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں ایک بات کی نشاندہی کروں گا کہ متعلقہ منسٹر نے اسے oppose تو نہیں کیا لیکن وہ legislation کے دوران بات کرنا چاہ رہے تھے۔ میں نے انہیں مشورے کے طور پر کہا کہ آپ اسے oppose کریں یا پھر بعد میں بات کر لیجئے گا۔ ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے میری گزارش کو مد نظر رکھتے ہوئے بعد میں اپنا نکتہ نظر پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں وہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں جسے شاید اس ہاؤس کے کسی معزز ممبر نے نوٹ نہیں کیا۔ متعلقہ منسٹر نے کہا کہ جتنی توہین آمیز عبارت والی کتابیں منظر عام پر آئی ہیں وہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی نہیں بلکہ وہ supporting or reference books ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ زیادہ تر reference books ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد انہوں نے یہ ملبہ وزیر قانون یا وزیر داخلہ پر ڈال دیا۔ شاید محکمہ داخلہ کا charge بھی وزیر قانون کے پاس ہے۔ یہ reference or supporting books تو ہزاروں کی تعداد میں چھپتی رہتی ہیں۔ آپ بے شک متعلقہ وزیر کی statement نکلوا لیں۔ اس کی وضاحت انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ issue ہر روز نہ اُٹھایا جا سکے۔

جناب سپیکر! یہاں میں متعلقہ وزیر سے نہیں بلکہ وزیر قانون سے کہوں گا کہ وہ وضاحت فرما دیں کیونکہ متعلقہ معزز وزیر نے ان کتابوں کا سارا ملبہ اُٹھا کر وزیر قانون پر ڈال دیا ہے تو once for all اس معاملے کو settle ہو جانا چاہئے۔ کل پھر کوئی ایسی کتاب چھپ جائے گی اور حکومت کے وزیر اس معاملے کو ایک دوسرے پر ڈالتے رہیں گے کہ یہ محکمہ تعلیم کا نہیں بلکہ یہ محکمہ قانون کا issue ہے اور محکمہ قانون والے کہیں گے کہ یہ محکمہ تعلیم کا issue ہے۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ اس issue کے حوالے سے ایک متفقہ بات کی جائے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! یہ ہر اس مسلمان کا issue ہے جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ ہم سب مسلمان حضرت محمد ﷺ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور جناب سمیع اللہ خان میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن یہ بات کو ویسے ہی twist دے کر issue بنانا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن منسٹر نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ یہ میری ذمہ داری ہے انہوں نے کہا ہے کہ ریفرنس بک سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ہے اور اگر کسی کا کوئی تعلق ہے تو وہ محکمہ قانون جانے، محکمہ داخلہ جانے، جس سے بھی یہ issue متعلقہ ہے وہ جانیں اور اُن کا کام جانے لیکن انہوں نے قطعی طور پر یہ نہیں کہا کہ وزیر قانون جواب دیں اور یہ میری ذمہ داری ہے انہوں نے قطعی طور پر یہ نہیں کہا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو confusion پیدا کرنا چاہ رہے ہیں ان کو اس بات کا علم ہونا چاہئے آج ہم نے جس چیز کی قانون سازی کی ہے جناب سپیکر کے حکم پر اس کی بنیاد وزیر قانون نے رکھی تھی اور جس کمیٹی کی رپورٹ پر آج قانون سازی ہوئی ہے اُس کمیٹی کا convener میں تھا آپ وہاں پر موجود بھی نہیں تھے۔ جس طرح سپیکر صاحب فرما رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے کہ وہ حضور نبی پاک ﷺ کی ذات اور اُن کی حُرمت کا پہرہ دے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اُس پر اس قسم کی اختلافی باتیں کر کے اُس کو confuse مت کریں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! بات سُنیں۔ ہمارے منسٹر ایجوکیشن کا مقصد قطعاً یہ نہیں ہے کہ انہوں نے صرف ایک departmental بات کی تھی کیونکہ یہ اتنا important and touchy issue ہے تو ہم منہ سے جو بھی لفظ نکالیں اُس کے لئے بڑی احتیاط اور محتاط ہونا اس لئے ضروری ہے کہ خدانخواستہ ایسے الزام لگتے رہے ہیں اور کہیں یہ نہ ہو۔ ہمارے ایجوکیشن منسٹر کا مقصد بالکل بھی یہ نہیں ہے اور ہمیں اس میں سب کو اکٹھے ہو کر اس کی implementation کی طرف جانا

ہے تو اس میں ایجوکیشن والوں نے ہمارے کندھے سے کندھا ملا کر کام کرنا ہے، محکمہ قانون بھی اپنا کام کرے گا، محکمہ داخلہ بھی اپنا کام کرے گا اور سارے مسلمان اس حوالے سے اپنا اپنا کام کریں گے تو ایک چیز جو متفقہ طور پر اچھی ہو گئی ہے اس کو ہم اچھا ہی رہنے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ یہ اتنا اچھا کام ہوا ہے اس وقت جناب سمیع اللہ خان اُس کام کو متنازع بنانے جا رہے ہیں۔ وزیر قانون نے اُٹھ کر اتنی زبردست بات کی۔

جناب سپیکر! میں نے کہا تھا کہ کچھ ریفرنس بکس تھیں جو پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ کے نیچے نہیں آتیں تو جو بھی اُن کا responsible ہو گا وہ جون سا بھی department ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے اور اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ آپ اور ہم اس کام میں سب اکٹھے ہیں۔ حزب اختلاف بھی اس معاملے میں اکٹھی ہے اور اس میں کوئی اختلافی بات نہیں ہے اور اگر کوئی اختلافی بات ہو گی تو ہم کارروائی سے حذف کر دیں گے۔

پہلی قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں!

حلقہ پی پی-185 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-185 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ حلقہ کی عوام کو پینے کا صاف پانی میسر ہو سکے اور وہ موذی امراض سے محفوظ رہ سکیں۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-185 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ حلقہ کی عوام کو پینے کا صاف پانی میسر ہو سکے اور وہ موذی امراض سے محفوظ رہ سکیں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-185 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ حلقہ کی عوام کو پینے کا صاف پانی میسر ہو سکے اور وہ موذی امراض سے محفوظ رہ سکیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ شاہینہ کریم کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ماؤں کے عالمی دِن کے حوالے سے
خواتین کو صحت، خوراک اور تعلیمی سہولیات کی فراہمی کا مطالبہ

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ماؤں کے عالمی دِن کے موقع پر دنیا کی اور پاکستان کی ہر ماں کو سلام پیش کرتا ہے۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں جہاں والد کا کردار بہت اہم ہے وہاں والدہ کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اچھی مائیں اچھی قوم فراہم کرتی ہیں۔

یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ماں یعنی عورت کی جسمانی اور ذہنی صحت، خوراک، تعلیم و تربیت، حمل کے دوران سہولتیں، محفوظ زچگی کی سہولت، محفوظ تولیدی صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کا مؤثر انتظام کرے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ماؤں کے عالمی دِن کے موقع پر دنیا کی اور پاکستان کی ہر ماں کو سلام پیش کرتا ہے۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں جہاں والد کا کردار بہت اہم ہے وہاں والدہ کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اچھی مائیں اچھی قوم فراہم کرتی ہیں۔

یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ماں یعنی عورت کی جسمانی اور ذہنی صحت، خوراک، تعلیم و تربیت، حمل کے دوران سہولتیں، محفوظ زچگی کی سہولت، محفوظ تولیدی صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کا مؤثر انتظام کرے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ماؤں کے عالمی دِن کے موقع پر دنیا کی اور پاکستان کی ہر ماں کو سلام پیش کرتا ہے۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں جہاں والد کا کردار بہت اہم ہے وہاں والدہ کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اچھی مائیں اچھی قوم فراہم کرتی ہیں۔

یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ماں یعنی عورت کی جسمانی اور ذہنی صحت، خوراک، تعلیم و تربیت، حمل کے دوران سہولتیں، محفوظ زچگی کی سہولت، محفوظ تولیدی صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کا مؤثر انتظام کرے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

وفاقی حکومت کی جانب سے
دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے کے وفاقی حکومت کے فیصلہ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر سے چار ہزار پانچ سو میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی جبکہ 12 لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔ اس ڈیم کی تعمیر سے تربیلا ڈیم کی زندگی 35 سال بڑھ جائے گی اور 16 ہزار سے زائد افراد کو روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔

یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر کے فیصلہ کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور اس ڈیم کی تعمیر کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے کے وفاقی حکومت کے فیصلہ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر سے چار ہزار پانچ سو میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی جبکہ 12 لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔ اس ڈیم کی تعمیر سے تربیلا ڈیم کی زندگی 35 سال بڑھ جائے گی اور 16 ہزار سے زائد افراد کو روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔

یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر کے فیصلہ کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور اس ڈیم کی تعمیر کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:
"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر شروع کرنے کے وفاقی حکومت کے فیصلہ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر سے چار ہزار پانچ سو میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی جبکہ 12 لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہو گی۔ اس ڈیم کی تعمیر سے تربیلا ڈیم کی زندگی 35 سال بڑھ جائے گی اور 16 ہزار سے زائد افراد کو روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔
یہ ایوان دیامیر بھاشا ڈیم کی تعمیر کے فیصلہ کی پُرزور حمایت کرتا ہے اور اس ڈیم کی تعمیر کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتا ہے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد خواجہ سلمان رفیق، خواجہ عمران نذیر اور محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ابھی پہلے والے معاملے پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلو، اگلی قرارداد پر بول لینا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے ابھی پچھلی قرارداد پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان کو یہ قرارداد پیش تو کر لینے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ہم نے اس قرارداد پر ابھی بات کرنی تھی لیکن آپ نے مؤقف نہیں آنے دیا۔

جناب سپیکر: جی، مؤقف پیش ہو گیا ہے لیکن اب ان کو قرارداد پیش کرنے دیں۔ اس قرارداد کے دوران آپ بول لینا جو بھی بولنا ہے۔ محترمہ! کیا آپ نے یہ قرارداد پیش کرنی ہے یا نہیں؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! بالکل پیش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: پھر آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

ہسپتالوں اور قرنطینہ سنٹرز میں کام کرنے والے
عملہ کو تمام حفاظتی ضروری سامان فراہم کرنے کا مطالبہ

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہسپتالوں اور قرنطینہ سنٹرز میں موجود صفائی ستھرائی کرنے والا عملہ کورونا وائرس کے خلاف لڑنے والا ہراول دستہ ہے۔ یہ عملہ بغیر کسی حفاظتی سازوسامان کے اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہے۔

یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس عملہ کو تمام حفاظتی ضروری سازوسامان فراہم کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہسپتالوں اور قرنطینہ سنٹرز میں موجود صفائی ستھرائی کرنے والا عملہ کورونا وائرس کے خلاف لڑنے والا ہراول دستہ ہے۔ یہ عملہ بغیر کسی حفاظتی سازوسامان کے اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہے۔

"یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس عملہ کو تمام حفاظتی ضروری سازوسامان فراہم کیا جائے۔"

اب محرک اپنی قرارداد پر بات کر لیں اور جو بات رہ گئی ہے وہ بھی بے شک ممبران کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے آج کہنے دیجئے کہ یقیناً رولز پر آپ کی بڑے لمبے عرصے سے گرفت ہے لیکن صرف اتنی گزارش ہے کہ جب کوئی ممبر کسی قرارداد کو oppose کرے تو اس سے کوئی طوفان نہیں آجاتا۔

جناب سپیکر: چلیں، وہ جلدی میں ہو گیا تھا اس لئے کوئی بات نہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وہ جان بوجھ کر ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! جان بوجھ کر نہیں ہوا بلکہ یہ جلدی میں ہوا ہے اور مجھے پتا ہے کہ کیا کرنا ہوتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں پچھلی قرارداد کی طرف جاؤں گا کیونکہ آپ نے اجازت دی ہے۔ دیامیر بھاشا ڈیم کے حوالے سے قرارداد پیش کی گئی ہے کیونکہ یہ ڈیم پاکستان کی زندگی ہے۔ آپ کو اچھی طرح سے علم ہے کہ گزشتہ بیس پچیس سال سے پنجاب اسمبلی کا یہ ہاؤس بڑا زور لگا تا رہا کہ پاکستان کے لئے کالا باغ ڈیم انتہائی ضروری ہے لیکن سیاسی و قومی قیادتوں کے اتفاق رائے نہ ہونے کی وجہ سے کالا باغ ڈیم کی تعمیر نہ ہو سکی۔ چنانچہ پانی پوری قوم کے لئے زندگی موت کا مسئلہ ہے اس لئے قوم انتظار نہیں کر سکتی تو اس دوران یہ بڑا درست فیصلہ تھا کہ اگر ایک ڈیم کسی وجہ سے متنازع ہو گیا تو متبادل کے طور پر دیامیر بھاشا ڈیم کے منصوبے کی feasibility تیار ہوئی۔ چونکہ یہ قرارداد کسی بات کا احاطہ نہیں کرتی کہ یہ کس حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یقین ہے کہ جس معزز ممبر نے یہ قرارداد پیش کی ہے اس کے پاس کچھ facts ضرور ہوں گے۔

جناب سپیکر! جس وفاقی حکومت کو معزز ممبر تحسین پیش کرنا چاہ رہی ہیں اس وفاقی حکومت کا دیامیر بھاشا ڈیم کی اب تک ہونے والی ڈویلپمنٹ میں کیا role ہے جبکہ اُس کی تحسین کی جاتی ہے جس کا پراجیکٹ کے اندر کچھ role ہو۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت گزشتہ سات سال سے خیبر پختونخوا میں حکمران ہے۔ یہ آپ کے علم میں ہو گا کہ چاروں صوبوں میں اگر پانی کے ذریعے سستی بجلی پیدا کرنے کے ذرائع کسی صوبے میں موجود ہیں تو وہ صوبہ خیبر پختونخوا ہے۔ یہ ذرائع سندھ کے اندر، بلوچستان کے اندر اور نہ ہی پنجاب کے اندر ہیں۔ پچھلے سات سال سے خیبر پختونخوا میں تحریک انصاف کی حکومت ہے اور سات سال پہلے جب انہوں نے اقتدار حاصل کیا تو جناب عمران خان نے قوم سے یہ وعدہ فرمایا کہ ہم 350 ڈیم بنائیں گے۔

جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت کی تحسین کرنے کی بجائے ہمیں بتاتے کہ ہم نے خیبر پختونخوا میں 350 ڈیم بنانے کا جو وعدہ کیا تھا اس کا حشر بھی BRT پشاور کی طرز پر ہوا جو مکمل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ اب BRT منصوبے پر بھی طرح طرح کے لطیفے ہیں اور ان کے 350 ڈیموں کے اوپر بھی ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک دیامیر بھاشا ڈیم کا تعلق ہے یہ اعزاز بھی پاکستان کے قومی راہنما میاں محمد نواز شریف کو حاصل ہے کہ 2017 میں افتتاح ہوا اور یہ چوتھی بار جناب عمران خان نے بھی افتتاح کیا ہے۔ اس دیامیر بھاشا ڈیم کا چار بار افتتاح ہوا لیکن onground اگر کسی وزیراعظم نے کام کیا ہے تو میاں محمد نواز شریف نے کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اعداد و شمار کی بنیاد پر بات کر رہا ہوں کہ سب سے پہلے اگر کسی پراجیکٹ کے لئے کام ہوتا ہے تو وہ land acquisition ہوتی ہے کیونکہ land کے بغیر کوئی بھی پراجیکٹ مکمل ہی نہیں ہو سکتا۔ میاں محمد نواز شریف کے دورِ حکومت میں 31977 ایکڑ زمین acquire کی گئی جس کے لئے تقریباً 100۔ارب روپے release کئے گئے۔ ٹوٹل زمین جو acquire کرنی تھی یہ اس کا 86 فیصد تھا۔

جناب سپیکر! میری اس قرارداد کے حوالے سے یہ گزارش ہے کہ اگر تحسین کرنی ہے تو پھر سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کی کرنی چاہئے کیونکہ اس نے 100۔ارب روپیہ اس ڈیم کے لئے مختص کیا تھا۔ 2018 میں اس ڈیم پر جو ڈرامہ سابق چیف جسٹس جناب ثاقب نثار اور جناب عمران خان نے مل کر کیا اس کے حوالے سے ہمیں بتایا جائے۔

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف نے 100۔ارب روپے سے 32 ہزار ایکڑ زمین acquire کی تھی لیکن سابق چیف جسٹس جناب ثاقب نثار اور جناب عمران خان نے ڈیم فنڈ کے نام پر جو چندہ مانگا وہ کہاں گیا؟

جناب سپیکر! دنیا حیران ہوئی کہ ڈیم اب چندوں کے ذریعے بنیں گے لیکن دنیا میں کسی ڈیم کا نام بتا دیا جائے جو چندے کے ذریعے بنا ہو۔ ہمیں اس فنڈ کی figure کا پتا ہے اور نہ یہ پتا ہے کہ وہ فنڈ کہاں ہے بلکہ سنا ہے کہ وہ ساری رقم 9۔ارب روپے ہے جبکہ ٹیلیویژن اور اخبارات میں اشتہارات آئے جن کا خرچہ 15۔ارب روپے ہے یعنی 15۔ارب روپے کے اشتہارات چلا کر

9-ارب روپے اکٹھا کیا گیااور اس کا بھی پتانہیں ہے کہ وہ فنڈ کا پیسا کہاں ہے۔ کیااس طرح سے ڈیم بنتے ہیں اور یہ چندہ پارٹی اپنے وزیر اعظم کو کس بات پر خراج تحسین پیش کر رہی ہے؟ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ سابق حکومت کے منصوبے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جناب سمیع اللہ! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اور آپ کی بات ہو گئی ہے۔ اب سلمیٰ سعدیہ تیمور نے بات کرنی ہے۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہی بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ہاں صفائی کا جو عملہ ہے کہ ہم سب کی آج اتنی خوبصورت cause ہے اور نبی کریم ﷺ کی حرمت کے اوپر منظور کی ہے۔ بہت سارے اقلیتی لوگ ہیں جو اس میں شامل ہوتے ہیں تو کیا ہی اچھا ہو کہ ان کے لئے بھی یہ چیز ہو کہ جو uniform انہیں دینا ہے یا جو بھی انہیں حفاظتی چیزیں دینی ہیں تو انہیں بھی یہ معزز ایوان منظور کرے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! شاہراؤں پر صفائی ستھرائی کا کام کرنے والا عملہ لوکل گورنمنٹ کے نیچے ہے جو کہ انہیں ساری kits ان کے levels کے مطابق دیتے ہیں جہاں تک سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کا تعلق ہے تو بشمول صفائی ستھرائی کے عملہ کی خدمات کا ادراک کرتے ہیں، ہم ان کی خدمت کو سراہتے ہیں اور صفائی و ستھرائی کے عملہ کو حفاظتی و ضروری سارا سامان فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر نے متعدد بار ٹیچنگ ہسپتالوں کی انتظامیہ کو وقتاً فوقتاً ہدایت جاری کی ہے جس کے تحت صفائی ستھرائی کرنے والے عملے کو personal protective equipment کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مراسلوں میں درج ذیل ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ سارے مراسلے ساتھ شامل ہیں۔ جس چیز کی بات انہوں نے کی ہے تو اس پر ہم مسلسل کام کر رہے ہیں اور سب لوگوں کو kits ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ عملہ کی باقاعدہ ٹریننگ اور حفاظتی اقدامات کو جنگی بنیادوں پر یقینی بنایا جائے گا۔ Infection prevention

and control measures کا سختی سے اطلاق کیا جاتا ہے۔ تمام ہسپتالوں کی انتظامیہ روزمرہ کی بنیادی طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنا رہی ہے اور صفائی ستھرائی کے عملہ کے لئے training sessions منعقد کئے جاتے ہیں۔ ہسپتال کی انتظامیہ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے یعنی صفائی ستھرائی کے عملہ کے استعمال سے بخوبی واقف ہے اس کے علاوہ COVID Ward میں کام کرنے والے صفائی ستھرائی کے عملہ کو pay بھی double دی جاتی ہے۔ Healthcare providers کو جو uniform دیا جاتا ہے وہی یہاں پر انہیں دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی صفائی ستھرائی کرنے میں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ کی ساری بات آگئی ہے لیکن اگر ان کی extra care یہ بھی کر لیں کہ وہ ذرا اس طریقے سے ہو کہ انہیں اسی level کی چیزیں دی جائیں جو دوسرے ڈاکٹروں کو دی جاتی ہیں اور ان کے ساتھ بھی وہی treatment کیا جائے جو باقی عام مسلمان عملہ کی طرح ہی ان کے level کی ہر چیز دی جائے۔ ان کا اصل مقصد یہ ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو COVID Ward میں کام کر رہے ہیں ان سب کو exactly وہی protective equipment دیا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ان میں کوئی فرق نہ رکھیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! بالکل ان میں کوئی فرق نہیں ہے اور آپ اگر سارے۔۔۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں آپ کو۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں اور پہلے ان کی بات تو سن لیں کیونکہ انہوں نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کی۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سب کو provide کیا جا رہا ہے اور یہاں تک کہ خدانخواستہ خدانخواستہ ان میں سے کسی کا COVID positive ہو کر انتقال ہو جائے تو ان کے لئے باقاعدہ package exactly grade 1 to 16 کا چار ملین روپے ہے اور گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے لئے 8 ملین روپے ہے۔ یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے اس لئے ہمارے ہسپتالوں کے اندر جو عملہ کام کر رہا ہے وہ ہمیں اتنا ہی عزیز ہے جتنے ہمارے ڈاکٹرز ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یقیناً ہم سب کچھ ان کے لئے کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اور بالکل یقین رکھئے کہ کسی قسم کا کوئی فرق نہیں سمجھا جا رہا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب اگر آپ کے ذہن میں کوئی ایسی چیز ہے جو pin point ہو تو آپ بتا دیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں کہتا کہ منسٹر صاحبہ جھوٹ بول رہی ہیں اور میں یہ کبھی بھی نہیں کہوں گا بلکہ صرف اتنا کہوں گا کہ وہ سچ نہیں بول رہیں کیونکہ ہمارے شہر فیصل آباد میں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایک قرارداد پڑھی گئی جس کا جواب آ گیا ہے تو اسے general discussion میں نہ ڈالیں کیونکہ ہم نے پہلے ہی جمعہ کا دن general discussion on health رکھا ہوا ہے۔ سارے معزز ممبران اس دن اس پر بحث میں حصہ لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس دن سب معزز ممبران اس پر بات کر لیں گے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ہسپتالوں اور قرنطینہ سنٹرز میں موجود صفائی ستھرائی کرنے والا عملہ کورونا وائرس کے خلاف لڑنے والا ہراول دستہ ہے۔ یہ عملہ بغیر کسی حفاظتی ساز و سامان کے اپنے فرائض دیانتداری سے ادا کر رہا ہے۔ یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس عملہ کو تمام حفاظتی ضروری ساز و سازمان فراہم کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب محمد معاویہ رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں تو اپنی محرک تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک شام میں حضرت عمر بن عبدالعزیز اور دیگر قبور کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک شام میں حضرت عمر بن عبدالعزیز اور دیگر قبور کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک شام میں حضرت عمر بن عبدالعزیز اور دیگر قبور کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

شام میں شدت پسندوں کا اسلام کی انتہائی محترم شخصیات کی قبور، اجساد کی بے حرمتی پر احتجاج اور جواب طلبی

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قراداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

"گزشتہ دنوں عالمی ذرائع ابلاغ کے توسط سے یہ دلخراش اطلاع ملی ہے کہ خانہ جنگی کے شکار ملک شام کے صوبہ ادلب پر قبضہ کے بعد انسانیت دشمن شدت پسندوں نے صوبہ ادلب کے شہر میں اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران اور آٹھویں اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ و ان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت عبدالملک اور ایک خادم ابو زکریا یحییٰ کی قبور کی بے حرمتی کی۔ مسلح شدت پسندوں نے انسانیت سوز حرکت کرتے ہوئے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے

مزار کے احاطے میں موجود تینوں قبروں کو کھودا۔ پھر ان میں سے اجساد کی باقیات کو بے حرمت کرنے کے بعد اُٹھا کر نہ معلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ تمام مذاہب اور دنیا بھر کے قانونی پروٹوکولز میں انسانی جان کو جس طرح زندگی میں حرمت و اولیت حاصل ہے ایسے ہی مرنے کے بعد انسانی جسم کو عزت و تکریم بخشی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں بدترین دشمن کی میت کو بھی حرمت انسانی کے تقاضوں کے مطابق پروٹوکول کے ساتھ تدفین کا حق دیا گیا ہے اور قبروں اور لاشوں کے مکمل احترام کا حکم دیا گیا ہے مگر شام میں شدت پسندوں نے اسلام کی انتہائی محترم شخصیات کی قبور اور اجساد کی باقیات کی بے توقیری اور بے حرمتی کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ انسان نہیں بلکہ انسانوں کی شکل میں درندے ہیں۔ شدت پسندوں کی جانب سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی باقیات کی بے حرمتی کا یہ واقعہ انتہائی شرمناک، افسوسناک اور دلخراش ہے۔

یہ ایوان اس شنیع حرکت کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ بشارالاسد انتظامیہ اس واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف قرارواقعی کارروائی کرے۔ شام کو انبیائے کرام علیہ السلام، صحابہ کرامؓ اور اولیائے کرامؒ کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ اس سرزمین کے چپے چپے پر مقدس شخصیات کی قبور و مزارات، اسلامی یادگاریں اور تاریخی آثار پائے جاتے ہیں۔ ماضی میں مسلح شدت پسند اسلام کے عظیم جرنیل سیدنا خالد بن ولیدؓ جنہیں زبان نبوت سے اللہ کی تلوار کا لقب حاصل ہوا، کی قبر کی بھی بے حرمتی کی جا چکی ہے نیز حلب کی تاریخی جامع مسجد کو تباہ کیا جا چکا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ، یو این ہیومن رائٹس کونسل، یونیسکو، او آئی سی، رابطہ عالم اسلامی سمیت تمام عالمی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شام میں باقی تاریخی آثار اور اسلامی یادگاروں کی حفاظت اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر کی بحالی کے لئے مؤثر اقدامات کریں۔

آخر میں یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ باضابطہ طور پر ادلب میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی بے حرمتی کے واقعہ پر حکومت شام سے باضابطہ احتجاج اور جواب طلب کرے۔

جناب سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"گزشتہ دنوں عالمی ذرائع ابلاغ کے توسط سے یہ دلخراش اطلاع ملی ہے کہ خانہ جنگی کے شکار ملک شام کے صوبہ ادلب پر قبضہ کے بعد انسانیت دشمن شدت پسندوں نے صوبہ ادلب کے شہر میں اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران اور آٹھویں اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ وان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت عبدالملک اور ایک خادم ابو زکریا یحییٰ کی قبور کی بے حرمتی کی۔ مسلح شدت پسندوں نے انسانیت سوز حرکت کرتے ہوئے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے مزار کے احاطہ میں موجود تینوں قبروں کو کھودا پھر ان میں سے اجساد کی باقیات کو بے حرمت کرنے کے بعد اٹھا کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ تمام مذاہب اور دُنیا بھر کے قانونی پروٹوکول میں انسانی جان کو جس طرح زندگی میں حرمت حاصل ہے ایسے ہی مرنے کے بعد انسانی جسم کو عزت و تکریم بخشی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں بدترین دشمن کی میت کو بھی حرمت انسانی کے تقاضوں کے مطابق پروٹوکول کے ساتھ تدفین کا حق دیا گیا ہے۔ قبروں اور لاشوں کے مکمل احترام کا حکم دیا گیا ہے مگر شام میں شدت پسندوں نے اسلام کی انتہائی محترم شخصیات کی قبور اور اجساد کی باقیات کی بے توقیری اور بے حرمتی کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ انسان نہیں بلکہ انسانوں کی شکل میں درندے ہیں۔ شدت پسندوں کی جانب سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی باقیات کی بے حرمتی کا یہ واقعہ انتہائی شرمناک، افسوسناک اور دلخراش ہے۔

یہ ایوان اس شنیع حرکت کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ بشارالاسد انتظامیہ اس واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف قرار واقعی کارروائی کرے۔ شام کو انبیائے کرام علیہ السلام، صحابہ کرامؓ اور اولیائے کرامؒ

کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ اس سرزمین کے چپے چپے پر مقدس شخصیات کی قبور و مزارات، اسلامی یادگاریں اور تاریخی آثار پائے جاتے ہیں۔ ماضی میں مسلح شدت پسند اسلام کے عظیم جرنیل سیدنا خالد بن ولیدؓ جنہیں زبان نبوت سے اللہ کی تلوار کا لقب حاصل ہوا ان کی قبر کی بھی بے حرمتی کی جا چکی ہے نیز حلب کی تاریخی جامع مسجد کو تباہ کیا جا چکا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ، یو این ہیومن رائٹس کونسل، یونیسکو، او آئی سی، رابطہ عالم اسلامی سمیت تمام عالمی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شام میں باقی تاریخی آثار اور اسلامی یادگاروں کی حفاظت اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر کی بحالی کے لئے مؤثر اقدامات کریں۔

آخر میں یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ باضابطہ طور پر ادلب میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی بے حرمتی کے واقعہ پر حکومت شام سے باضابطہ احتجاج اور جواب طلب کرے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"گزشتہ دنوں عالمی ذرائع ابلاغ کے توسط سے یہ دلخراش اطلاع ملی ہے کہ خانہ جنگی کے شکار ملک شام کے صوبہ ادلب پر قبضہ کے بعد انسانیت دشمن شدت پسندوں نے صوبہ ادلب کے شہر میں اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران اور آٹھویں اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ و ان کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بنت عبدالملک اور ایک خادم ابو زکریا یحییٰ کی قبور کی بے حرمتی کی۔ مسلح شدت پسندوں نے انسانیت سوز حرکت کرتے ہوئے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے مزار کے احاطہ میں موجود تینوں قبروں کو کھودا پھر ان میں سے اجساد کی باقیات کو بے حرمت کرنے کے بعد اٹھا کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ تمام مذاہب اور دُنیا بھر کے قانونی پروٹوکول میں انسانی جان کو جس طرح زندگی میں حرمت حاصل ہے ایسے ہی مرنے کے بعد انسانی جسم کو عزت و تکریم بخشی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں بدترین دشمن کی میت کو بھی حرمت انسانی کے

تقاضوں کے مطابق پروٹوکول کے ساتھ تدفین کا حق دیا گیا ہے۔ قبروں اور لاشوں کے مکمل احترام کا حکم دیا گیا ہے مگر شام میں شدت پسندوں نے اسلام کی انتہائی محترم شخصیات کی قبور اور اجساد کی باقیات کی بے توقیری اور بے حرمتی کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ انسان نہیں بلکہ انسانوں کی شکل میں درندے ہیں۔ شدت پسندوں کی جانب سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی باقیات کی بے حرمتی کا یہ واقعہ انتہائی شرمناک، افسوسناک اور دلخراش ہے۔

یہ ایوان اس شنیع حرکت کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ بشارالاسد انتظامیہ اس واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف قرارواقعی کارروائی کرے۔ شام کو انبیائے کرام علیہ السلام، صحابہ کرامؓ اور اولیائے کرامؒ کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ اس سرزمین کے چپے چپے پر مقدس شخصیات کی قبور و مزارات، اسلامی یادگاریں اور تاریخی آثار پائے جاتے ہیں۔ ماضی میں مسلح شدت پسند اسلام کے عظیم جرنیل سیدنا خالد بن ولیدؓ جنہیں زبان نبوت سے اللہ کی تلوار کا لقب حاصل ہوا ان کی قبر کی بھی بے حرمتی کی جا چکی ہے نیز حلب کی تاریخی جامع مسجد کو تباہ کیا جا چکا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ، یو این ہیومن رائٹس کونسل، یونیسکو، او آئی سی، رابطہ عالم اسلامی سمیت تمام عالمی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شام میں باقی تاریخی آثار اور اسلامی یادگاروں کی حفاظت اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر کی بحالی کے لئے مؤثر اقدامات کریں۔

آخر میں یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ باضابطہ طور پر ادلب میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی قبر اور جسم مبارک کی بے حرمتی کے واقعہ پر حکومت شام سے باضابطہ احتجاج اور جواب طلب کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب رمیش سنگھ اروڑا، ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 6-جون 1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کی حملہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 6-جون 1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کی حملہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 6-جون 1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کی حملہ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جناب رمیش سنگھ اروڑا! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

1984 میں بھارتی فوج کا سکھوں کے مقدس مقامات پر حملہ کرنے، سکھ یاتریوں کو شہید کرنے کی پُرزور مذمت اور اقلیتوں پر مظالم بند کرنے کا مطالبہ

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 6-جون 1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کے ٹینکوں اور توپوں سے حملہ آور ہونے اور گوردوارہ صاحب اور اس سے ملحقہ عبادت گاہوں پر موجود ہزاروں کی تعداد میں سکھ یاتریوں کو شہید کرنے کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور ساتھ ہی مطالبہ کرتا ہے کہ سکھ قوم کو انصاف فراہم کیا جائے اور جو بھی اس گھناؤنے کھیل میں شامل تھے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ سکھ قوم کے استحصال اور ظلم و بربریت کو فوجی جرم قرار دیا جائے۔ مزید برآں بھارت کے اندر موجودہ حالیہ اقلیتوں کے اوپر جو ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے بشمول کشمیری مسلمانوں کے اس ظلم کو فوری طور پر روکا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 6-جون 1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کے ٹینکوں اور توپوں سے حملہ آور ہونے اور گوردوارہ صاحب اور اس سے ملحقہ عبادت گاہوں پر موجود ہزاروں کی تعداد میں سکھ یاتریوں کو شہید کرنے کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور ساتھ ہی مطالبہ کرتا ہے کہ سکھ قوم کو انصاف فراہم کیا جائے اور جو بھی اس گھناؤنے کھیل میں شامل تھے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ سکھ قوم کے استحصال اور ظلم و بربریت کو فوجی جرم قرار دیا جائے۔ مزید برآں بھارت کے اندر موجودہ حالیہ اقلیتوں کے اوپر جو ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے بشمول کشمیری مسلمانوں کے اس ظلم کو فوری طور پر روکا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان 6-جون 1984 کو سکھ قوم کے مقدس ترین استھان شری اکال تخت پر بھارتی فوج کے ٹینکوں اور توپوں سے حملہ آور ہونے اور گوردوارا صاحب اور اس سے ملحقہ عبادت گاہوں پر موجود ہزاروں کی تعداد میں سکھ یاتریوں کو شہید کرنے کی پرزور مذمت کرتا ہے اور ساتھ ہی مطالبہ کرتا ہے کہ سکھ قوم کو انصاف فراہم کیا جائے اور جو بھی اس گھناؤنے کھیل میں شامل تھے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ سکھ قوم کے استحصال اور ظلم و بربریت کو فوجی جرم قرار دیا جائے۔ مزید برآں بھارت کے اندر موجودہ حالیہ اقلیتوں کے اوپر جو ظلم و ستم ڈھایا جارہا ہے بشمول کشمیری مسلمانوں کے اس ظلم کو فوری طور پر روکا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب رمیش سنگھ روڑا: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے روضہ مبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کے روضہ مبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کے روضہ مبارک کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! قرارداد پیش کریں۔

جنۃ البقیع میں حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ
کا باقاعدہ روضہ مبارک بنانے کے اقدامات کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی لخت جگر، حسنین کریمین ؓ کی والدہ ماجدہ، جنتی خواتین کی سردار حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کی قبر مبارک جنۃ البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سعودی حکومت کے ساتھ اپنا سفارتی اثر و رسوخ استعمال کر کے جنۃ البقیع میں حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کا باقاعدہ روضہ مبارک بنانے کے لئے اقدامات کرے۔ اگر اس نیک اور مقدس فریضے کی انجام دہی میں کوئی مالی رکاوٹ ہو تو بطور محرک میں سارے اخراجات ادا کروں گا۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی لخت جگر، حسنین کریمین ؓ کی والدہ ماجدہ، جنتی خواتین کی سردار حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کی قبر مبارک جنۃ البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سعودی حکومت کے ساتھ اپنا سفارتی اثر و رسوخ استعمال کرکے جنۃ البقیع میں حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کا باقاعدہ روضہ مبارک بنانے کے لئے اقدامات کرے۔ اگر اس نیک اور مقدس فریضے کی انجام دہی میں کوئی مالی رکاوٹ ہو تو بطور محرک میں سارے اخراجات ادا کروں گا۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی لخت جگر، حسنین کریمین ؓ کی والدہ ماجدہ، جنتی خواتین کی سردار حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کی قبر مبارک جنۃ البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سعودی حکومت کے ساتھ اپنا سفارتی اثر و رسوخ استعمال کرکے جنۃ البقیع میں حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کا باقاعدہ روضہ مبارک بنانے کے لئے اقدامات کرے۔ اگر اس نیک اور مقدس فریضے کی انجام دہی میں کوئی مالی رکاوٹ ہو تو بطور محرک میں سارے اخراجات ادا کروں گا۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پیف کے حوالے سے ایوان کی کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ جس طرح آپ کے نوٹس میں بھی ہے میں نے صبح بھی بات کی بلکہ میں ہر سیشن میں پوائنٹ آؤٹ کرتا ہوں کہ PEF کے حوالے سے لوگ احتجاج کر رہے ہیں اور جناب نے کہا تھا کہ ہاؤس کی ایک کمیٹی notify کی جائے گی۔ سیشن ختم ہونے سے پہلے اگر وہ کمیٹی notify ہو جائے تو بہت اچھا ہو گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ یہ issue resolve ہو چکا ہے اور اس میں ایک agreement بھی ہو چکا ہے۔ اس agreement کی implementation کے لئے ایک کمیٹی میری سربراہی میں بن رہی ہے۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! اس کمیٹی میں رانا مشہود احمد خان کو بھی شامل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک 12۔جون دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔